موضوع
رفع یدین
غیر مقلد مناظر
مولوی عبدالرشید ارشد
مناظر اہلسنت والجماعت
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
النعمان سوشل میڈیا سروسز
دفاع احناف لائبریری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
غیر مقلد مناظر
مولوی عبدالرشید ارشد
مناظر اہل سنت والجماعت
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ
موضوع
رفع یدین

تمہید

مولوی امین اہل حدیثوں سے مناظرے میں ہار گیا ہے.......... مناظرے کی کیسٹیں سن کر فلاں علاقے میں اتنے لوگ اہل حدیث ہو گئے ہیں، فلاں میں اتنے..........

یہ تھا وہ شور اور پراپیگنڈہ جسے سن کر ہر وہ آدمی جو صراط مستقیم پر ہے اور مذہب حنفی پر کار بند ہے وہ پریشان ہو جاتا۔ ہم نے بھی بچپن میں یہ پراپیگنڈہ سنا تو تو حیران رہ گئے کہ وہ فرقہ جو علمی طور پر ایسا یتیم ہے کہ جس کے مناظرین کو حضرت اوکاڑویؒ کا نام سنتے ہی سانپ سونگھ جاتا ہے، بلکہ اگر کوئی صرف اتنا کہہ دے کہ مجھے حضرت اوکاڑویؒ سے تلمذ کی سعادت حاصل ہے تو غیر مقلد مناظر اس سے بحث کرنے سے ایسے کتراتے ہیں جیسے انہیں بحث کرنے کی بجائے زہر کا پیالہ پینے کے لئے کہا جا رہا ہو۔ چنانچہ اس پروپیگنڈہ کا بھانڈا پھوڑنے کے لئے حضرت اوکاڑویؒ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو اس پر حضرتؒ نے فرمایا کہ آپ کیسٹ لگالیں اور سنیں اور یہ دیکھیں کہ کیا غیر مقلد مناظر پورے مناظرے میں کوئی ایسی دلیل پیش کر سکا ہے جو اس کے دعوے پر منطبق ہو اور وہ معارضہ یا منع یا نقض سے صحیح سالم رہی ہو۔ جب کیسٹ سنی تو ان کا کذب و افترا واضح ہو گیا۔ اور یوں محسوس ہوا جیسے نبی اقدس ﷺ کی حدیث مبارکہ **قال رسول الله ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔** (مسلم ص ۱۰) اس فرقہ کے بارے میں ہے اور آقائے دو جہاں ﷺ نے آج سے ۱۴ صدیاں قبل اپنی امت کو اس فرقے سے بچ کر رہنے کی ہدایت فرمادی تھی۔ مناظرہ کیا تھا، غیر مقلد مناظر ایک دلیل بھی اپنے دعوی پر پیش نہ کر سکا۔ حضرت رئیس المناظرینؒ آخر وقت تک مطالبہ کرتے رہے کہ ایک ہی دلیل پیش کر دو جو

تمہارے دعوے پر منطبق ہو لیکن

بسیار آرزو خاک شد

ایک دلیل بھی پیش نہ ہوئی بلکہ دلائل سے عاجز آ کر غیر مقلد مناظر ذاتیات پر اتر آیا تاکہ مناظرے کا رخ تبدیل ہو جائے لیکن حضرت اوکاڑویؒ کی ذات گرامی صبر وتحمل کا کوہ گراں ثابت ہوئی اور حضرت غصہ میں نہ آئے بلکہ آخر وقت تک دلائل کا مطالبہ کرتے رہے۔ آخر غیر مقلد مناظر نے شور ڈالنے میں ہی عافیت سمجھی اور آخری تقریر میں دومنٹ شور کر کے مناظرہ ختم کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مقلدین کو لینے کے دینے پڑ رہے ہیں۔ جو بھی مناظرہ سنتا ہے سر تھام کر رہ جاتا ہے۔ کہ اتنا جھوٹا پراپیگنڈہ تو شاید دجال بھی نہ کر سکے اور اسے بھی اس فن میں کسی غیر مقلد کی شاگردی اختیار کرنی پڑے۔ شاید ان کے ہاں دلائل و براہین سے عجز کا نام فتح ہے۔

نام نہادند زنگی را کافور

چنانچہ سارا مناظرہ آپ کے سامنے ہے، مطالعہ فرمائیں اور غیر مقلد مناظر کی بے بسی اور شکست کا نظارہ کر کے محظوظ ہوں۔

مولوی عبدالرشید ارشد۔

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی سید المرسلین ونعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطن الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة. صدق الله مولانا العظیم.

میرے قابل احترام بزرگو بھائیو! آج کی اس مجلس کے اندر مسئلہ رفع یدین فی الصلوۃ کی توضیح مقصود ہے۔ جس کے متعلق اہلحدیث نے اپنا یہ موقف لکھ کر دیا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے ہوئے رفع یدین کرنا اللہ کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

حنفیوں کی جانب سے جو دعویٰ لکھا گیا ہے وہ مولانا امین صاحب پیش کریں گے اور اس پر دلائل پیش کریں گے۔

اور یہ جواب دعویٰ اور شرائط جس پر مولانا گرم ہو رہے ہیں اور اپنے آپ سے باہر ہو رہے ہیں، یہ دعویٰ اور جواب دعویٰ اور شرائط یہ ہمارے ساتھیوں اور ان کے ساتھیوں نے بالاتفاق سائن کر کے انہیں دیا ہے۔

مناظرے کا یہ اصول ہے کہ مناظر کے پاس مناظرے کی شرائط وغیرہ لکھ کر بھیجی جاتی ہیں تو مناظر ان شرائط کے مطابق دلائل دینے کے لئے میدان مناظرہ میں آتا ہے۔

جب شرائط لکھی گئیں اور مولانا کے پاس دعویٰ اور جواب دعویٰ پہنچا تو مولانا صاحب تشریف لائے اگر انہیں اپنے ساتھیوں کے لکھے ہوئے دعویٰ جواب دعویٰ پر اشکالات و اعتراضات تھے۔

مولانا محمد امین صفدرؒ صاحبؒ۔

شرائط تو طے ہی نہیں ہوئی تھیں بلکہ ہونی تھیں۔

مولوی عبد الرشید ارشدؔ

شرائط طے ہو چکی تھیں۔ اگر آپ کے ساتھیوں نے آپ کو نہیں دیں تو قصور ان کا ہے۔

مولانا نے غلط قسم کے الزامات ہم پر عائد کیے کہ تم قرآن نہیں مانتے، حدیث نہیں مانتے۔ تم حدیث کے منکر ہو، تم قرآن سے یہ دکھاؤ، حدیث سے وہ دکھاؤ۔

ہم جب میدان میں کھڑے ہوں گے تو سب کچھ دکھا دیں گے۔ جو دعویٰ ہم نے لکھ کر دیا ہے ہم الحمدللہ اس کے متعلق دلائل دیں گے یہ اعتراض کہ تم نے یہ شرط جو لکھی ہے قرآن سے یا حدیث سے دکھاؤ۔

میں بھی کہہ سکتا تھا۔

اما المقلد فمستنده قول مجتهده.

کے تحت یہ تحریر جو آپ نے اب لکھوائی ہے اور ٹیپ میں ریکارڈ کروائی ہے تم امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہو۔ کیا امام ابوحنیفہؒ سے بسند صحیح اپنی یہ تحریر حرف بحرف دکھا سکتے ہو؟۔ اگر دکھا دو تو میں اعلان کرتا ہوں کہ میں بھی تمہاری ان شرطوں پر گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

اس عبارت اما المقلد فمستندہ قول مجتھدہ کا ترجمہ کرو۔

مولوی عبدالرشید ارشد

مولوی صاحب پتا نہیں کہاں مناظرے کرتے رہے؟۔ آپ ہمارے ساتھ آج مناظرہ تو کریں، اگر چہ ہم آپکے مقابلے میں بچے ہیں لیکن اہل حدیث کے بچے ہیں۔ آپ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ یہ شرط قرآن سے دکھاؤ یہ حدیث سے دکھاؤ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپکے ساتھی مولانا عاشق صاحب جو پسرور میں خطیب اعظم ہیں اور جن کے ساتھ وکیل اہل سنت والجماعت لکھا جاتا ہے۔ اس وکیل احناف نے آپکی طرف سے سائن کئے ہیں۔ کیا انہیں قرآن وحدیث معلوم نہیں تھا؟

اگر آپ یہ اعتراض بار بار کریں گے تو پھر گفتگو یہاں سے چلے گی کہ جو تحریر لکھوائی ہے اور ریکارڈ کروائی ہے، پہلے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے باسند صحیح حرف بحرف ہم دیکھیں گے۔ اگر آپ دکھا دیں گے تو تمہاری اور شرائط پر بھی مناظرہ کرلیں گے۔ وگرنہ وہ شرائط جو اس سے پہلے لکھی گئی ہیں وہ تسلیم کرنی پڑیں گی۔

قرآن پاک کی آیت مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات پوری کائنات کے لئے اسوہ حسنہ اور بہترین نمونہ ہے خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟

لوگو! میرا پیغمبر تمہیں جو دیتا ہے لے لو، جس سے روکتا ہے اس سے رک جاؤ۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ نماز کے اندر نبی اقدس ﷺ اس مقام پر رفع یدین کرتے تھے یا

نہیں۔ اہل حدیث نے جواب تک تحقیق کی ہے اور جو عقیدہ بیان کیا ہے اور جس پر انکا عمل ہے وہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت، اور تیسری رکعت کی طرف اٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ یہی ہمارا عمل ہے، یہی ہمارا دعویٰ ہے اور یہی چیز نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد لله و كفىٰ والصلوٰة والسلام على عباده

الذين اصطفىٰ. اما بعد.

غیر مقلد مناظر نے اپنی لکھی ہوئی شرائط کو قرآن وحدیث سے ثابت کرنے سے انکار کر دیا ہے اور بہانہ یہ بنایا ہے کہ تو نے جو باتیں لکھی ہیں اپنے امام اعظمؒ سے ثابت کر دے۔ اگر تم اپنے امام کو مانو گے تو ہم بھی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو مانیں گے اگر تم اپنے امام کو نہیں مانو گے تو ہم بھی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو نہیں مانیں گے۔ یہ تھی پہلی بات جو انہوں نے کہی ہے۔

دوسری بات یہ کہ بات رفع یدین پر ہوئی ہے۔ میں نے انکو یہ کہا تھا کہ اگر اہل حدیث کا لفظ قرآن وحدیث میں نہیں ہے تو تمہیں استعمال کرنے کا حق نہیں ہے۔ اب یہ بات مان چکے ہیں کہ یہ لفظ اہل حدیث نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں ہے۔ اس لئے اہل حدیث اسکو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے اور نہ ہم انکو اہل حدیث سمجھتے ہیں۔

تیسری بات انہوں نے یہ کہی کہ رفع یدین پر بحث ہے۔ دیکھیں جو مناظر اپنا دعویٰ ہی پوری طرح نہ بیان کر سکتا ہو وہ مناظرہ کس طرح کرے گا۔ یہ (غیر مقلد) چار رکعتوں میں اٹھارہ جگہ رفع یدین نہیں کرتے۔ چار رکعتوں میں آٹھ سجدے ہوتے ہیں۔ آٹھ ضرب دو سولہ اور دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین نہیں کرتے۔ تو سولہ جمع دو اٹھارہ۔ تو یہ اٹھارہ جگہ رفع یدین نہیں کرتے اور دس جگہ رفع یدین کرتے ہیں۔

چار رکعتوں میں چار رکوع ہوتے ہیں رکوع جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرتے ہیں۔

آٹھ یہ ہوئیں، اور پہلی اور چوتھی رکعت کے شروع میں کرتے ہیں آٹھ جمع دو دس۔ تو یہ دس جگہ رفع یدین کرتے ہیں۔ ہم ان سے اس پورے دعوے کا ثبوت مانگتے ہیں۔ میں نے یہی کہا تھا کہ صرف ایک حدیث، صرف ایک حدیث، صرف ایک حدیث جس میں یہ پانچ باتیں ہوں کہ حضرت ﷺ نے اٹھارہ جگہ رفع یدین نہیں کی ہے۔ اگر مناظر کو گنتی آتی ہے تو وہ شمار کر کے بتائے گا کہ یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے اٹھارہ جگہ رفع یدین نہیں کی، دس جگہ حضرت ﷺ نے کی ہے۔ شمار کر کے بتائے گا ہم گنتی پوری کریں گے۔

(۳) یہ کام حضرت ﷺ نے ہمیشہ کیا ہے ہمیشہ کا لفظ یہ حدیث سے دکھا دے گا۔

(۴) جو اس طرح رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۵) اور اس حدیث کو دلیل سے صحیح ثابت کرے گا کہ آیا اس حدیث کو اللہ تعالیٰ نے صحیح فرمایا ہے یا اللہ کے رسول ﷺ نے۔

یہی بات میں نے لکھوائی ہے یہ اگر تو اپنے پورے دعوے پر دلیل بیان کر سکتا ہے تو کرے۔ جب یہ حدیث سنا دے گا تو الحمد للہ یہ مجھ میں ضد نہ پائے گا تو میں اسی وقت دو یا چار رکعتیں اسی طریقے سے ادا کروں گا جس طریقے سے یہ اپنا دعویٰ ثابت کریں گے اور اگر انکے پاس دلیل نہیں ہے تو پھر لوگوں کا وقت ضائع نہ کرو۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین.

مولوی عبد الرشید ارشد صاحب۔

الحمد للہ رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی سید المرسلین ونعوذ باللہ من السمیع العلیم من الشیطن الرجیم. لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة.

باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین. حدثنا عیاش

بن الولید قال حدثنا عبدالاعلیٰ قال حدثنا عبیدالله عن نافع
عن ابن عمرؓ کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر ورفع یدیه
واذ رکع رفع یدیه واذ قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه
واذ قام من الرکعتین رفع یدیه ورفع ذالک ابن عمرؓ
الی النبی ﷺ رواه حماد بن سلمه عن ایوب عن نافع عن
ابن عمرؓ عن النبی ﷺ ورواه ابن طهمان عن ایوب
موسی بن عقبة مختصراً۔

اللہ کے نبی ﷺ کا جو طریقہ کار تھا وہ یہ تھا حضرت عبداللہ بن عمرؓ جو کہ صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگو! میں تمہیں اللہ کے نبی ﷺ کا عمل بتا رہا ہوں۔ یہ راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت نافع جو کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے شاگرد ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے۔ جس وقت سمع الله لمن حمده کہتے تو رفع یدین کرتے۔ واذا قام من الرکعتین رفع یدیه. اور جس وقت دو رکعتوں کے لئے کھڑے ہوتے اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔

و رفع ذالک ابن عمر الیٰ النبی ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ صرف خود یہ عمل نہیں کرتے تھے بلکہ یہ فرماتے تھے کہ یہ عمل اللہ کے نبی ﷺ کا ہے۔ یہ حدیث بیان کی ہے بخاری ج ۱ ص ۱۰۲ سے۔

اور روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی اقدس ﷺ سے۔ یہ حدیث بخاری شریف پہلی جلد ص ۱۰۲ پر موجود ہے اور ہمارا دعویٰ اس سے ثابت ہے۔ الحمد للہ نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق چار مقام پر جو ہم رفع یدین کرتے ہیں۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۱۰۲ سے اپنا موقف واضح طور پر ثابت کر دیا ہے۔

مولانا نے اپنی عادت کے مطابق جس طرح کہ غلط باتیں کہنے کی انکی عادت ہے یہ کہا

ہے کہ یہ دس جگہ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں اور اٹھارہ جگہ کے منکر ہیں۔ جن اٹھارہ مقام میں رفع یدین کرنے کے ہم منکر ہیں۔ مولانا ایمانداری کی بات ہے کوئی ضد نہیں۔ اٹھارہ وہ مقام جس کے ہم منکر ہیں جن کے متعلق ہم پر یہ فتوی لگایا گیا ہے کہ غیر مقلد نماز کے اندر اٹھارہ جگہ رفع یدین کرنے کے منکر ہیں۔ آپ صحیح احادیث سے دکھادیں کہ اللہ کے نبی ﷺ ان اٹھارہ جگہوں پر بھی رفع یدین کرتے تھے۔

اگر وہ صحیح ہیں تو پھر میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں تو پھر آپکا اس پر عمل کیوں نہیں ہے؟۔ جن اٹھارہ جگہوں سے ہم منکر ہیں اگر وہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور صحیح سند سے ثابت ہے تو پھر حضرت آپ کا اس پر عمل کیوں نہیں ہے۔ پہلے آپ ان پر عمل کریں پھر ہمیں طعنہ دیں کہ غیر مقلد وان اٹھارہ جگہوں پر بھی اللہ کے نبی ﷺ نے رفع یدین کی ہے۔ اور اگر وہ سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے تو پھر پیش کیوں کی ہے؟ اور اگر سند صحیح ہے تو پھر تمہارا اپنا عمل کیوں نہیں؟۔

ہم جس جگہ پر رفع یدین کرتے ہیں ہم نے وہ بخاری شریف سے دکھایا ہے۔ چار رکعتوں میں ہم جو رفع یدین کرتے ہیں وہ کتنی جگہ بنتی ہے۔ نماز شروع کرتے وقت ایک، رکوع جاتے وقت دو، رکوع سے سر اٹھاتے وقت تین، دوسری رکعت میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ کتنی جگہ ہوگئی (پانچ دفعہ)۔ تیسری رکعت کے شروع میں ایک جگہ رفع یدین کرتے ہیں جب دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ چھ ہوگئیں۔

اب رکوع جاتے وقت سات، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت آٹھ، چوتھی رکعت میں رکوع جاتے وقت رفع یدین کرتے ہیں اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی رفع یدین کرتے ہیں۔

الحمد للہ بخاری شریف کی اس حدیث کے مطابق ہم تو دس جگہ رفع یدین کرتے ہیں اور یہ عمل اللہ کے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق ہے۔ اب یہ جو تمہارا ہمارے اوپر اعتراض ہے مولانا امین صاحب میں سمجھتا ہوں کہ آپ کیوں شور مچا رہے تھے۔ تم مناظرہ نہیں کرنا چاہتے تھے یہ تو تمہارے صدر مناظر اور ہمارے صدر مناظر نے تمہارے اوپر مسلط کر دیا ہے۔ اور آپ پر مشکل تو

ا ئے گی۔

اب میں نے سوال کیا ہے کہ وہ مقام جس جگہ رفع یدین کرنا اللہ کے نبی ﷺ کی سنت ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر وہ واقعی اللہ کے نبی ﷺ کی سنت ہے اور اس پر ہمارا عمل نہیں وہ صحیح ہے تو اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ تم بھی عمل کرو اور ہمیں کہو غیر مقلدو! اللہ کے نبی کی ساری سنتوں پر عمل کرو اور اگر وہ صحیح نہیں ہے تو پیش کیوں کر رہے ہو۔

مولوی صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ اگر امام ابو حنیفہؒ سے اپنی بیان کردہ شرائط تم دکھا دو تو ہم قرآن حدیث کو مانیں گے۔ نعوذ باللہ۔ میں نے یہ لفظ نہیں کہے ہیں کہ اگر تم اپنی شرائط دکھا دو تو تب ہم قرآن و حدیث کو مانیں گے۔ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے مولوی صاحب عالم کی یہ شان نہیں ہے کہ کسی کے اوپر بہتان باندھے۔

ہم نے الحمد للہ یہ بات کی تھی کہ جو شرائط اس سے قبل لکھی گئی ہیں اگر وہ تمہیں منظور نہیں ہیں اور یہ نئی شرط جو تم اپنی طرف سے بنا رہے ہو اور نام ابو حنیفہؒ کا بدنام کر رہے ہو یہ فقہ حنفی کی نماز کی شرائط یہ امام ابو حنیفہؒ سے صحیح سند سے ثابت کرو۔

الحمد للہ مولانا امین صاحب قیامت آ سکتی ہے لیکن تم اپنی یہ تحریر کردہ شرائط حرف بحرف صحیح سند سے نہیں دکھا سکتے۔ یہ میرا دعویٰ ہے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

دوسری بات آپ نے یہ کی کہ ہمیشہ کا لفظ دکھانا ہے۔ ان شاء اللہ ہمیشہ کا لفظ بھی ابھی دکھائیں گے۔ اپنی طرف سے ہی نہیں بلکہ تمہارے گھر سے ہی دکھائیں گے۔ تمہارے لوگوں نے بھی ہمیشہ رفع یدین مانی ہے۔ ان شاء اللہ دکھائیں گے۔

اب مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ یہ قرآن سے اہل حدیث کا لفظ نہیں دکھا سکتے۔ یہ شرائط کے اندر لکھا ہوا ہے کہ غیر متعلقہ موضوع پر گفتگو نہیں ہوگی۔ اس وقت اگر یہ موضوع ہوتا کہ اہل

حدیث کا لفظ قرآن حدیث میں ہے یا نہیں تو مولانا امین صاحب! پھر قاضی عبدالرشید یہ پیش کرتا۔

میرے ساتھ یہ میدان رکھو میں تمہارے ساتھ اس مسئلہ پر بھی گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تم مجھ سے کہتے ہو کہ تم قرآن حدیث سے اہل حدیث کا لفظ دکھاؤ میں یہ کہوں گا کہ تم اپنا حنفی ہونا قرآن حدیث سے دکھاؤ۔ قرآن حدیث تو ایک طرف ہے اپنے امام حضرت امام ابوحنیفہؒ سے یہ بات ثابت کردو کہ انہوں نے فرمایا ہو لوگو! حنفی ہو جاؤ۔ لیکن مجھے پتا ہے کہ آپ کبھی میدان میں نہیں آئیں گے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ

الذین اصطفٰی. اما بعد.

قاضی عبدالرشید صاحب نے سب سے پہلے اپنی تقریر کی بسم اللہ ہی جھوٹ سے شروع کی ہے۔ کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ مولانا امین صاحب نے یہ کہا ہے اٹھارہ جگہ کی رفع یدین حدیث میں ہے لیکن یہ نہیں کرتے۔

لَّعۡنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلۡكَـٰذِبِينَ ﴿٦١﴾

میں نے یہ بات کہی تھی کہ جس طرح دس کی گنتی بتائی تھی کہ جہاں یہ کرتے ہیں اسی طرح انہیں اٹھارہ کی گنتی بھی بتائی تھی جہاں یہ نہیں کرتے۔ اگر رفع یدین نہ کرنے پر بھی حدیث چاہئے تو انہیں اٹھارہ جگہ نہ کرنے کی حدیث پیش کرنی چاہئے۔

میں نے پانچ باتیں پوچھی تھیں۔

پہلی بات یہ کہ اس حدیث میں اٹھارہ کی نفی ہو۔ میں نے کتنی پوچھی تھی؟۔ (اٹھارہ کی) جبکہ اس حدیث میں اٹھارہ کی نفی تو ایک طرف ایک کی نفی بھی نہیں آئی۔

اس لئے یہ کہیں جا کر پڑھیں کہ مناظرہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ اٹھارہ کی گنتی کہیں سے

ملے لیں۔ یہ حضرات پڑھے لکھے بیٹھے ہیں۔ یہ ان کے سامنے اٹھارہ کی نفی دکھا دے میں کہتا ہوں
میں ابھی غیر مقلدین والی رفع یدین شروع کردوں گا۔

دوسرا انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہمیشہ کا لفظ اس حدیث میں نہیں ہے میں پھر دکھاؤں گا
اور تمہاری کتاب سے دکھاؤں گا نہ کہ قرآن وحدیث سے۔

میں نے تیسری بات یہ کی تھی کہ جو نماز میں رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی اس
بات کو قاضی صاحب نے چھیڑا ہی نہیں کیونکہ انکے ہاں کوئی دلیل ہوتو اسے چھیڑیں۔ پھر یہ کہ یہ
حدیث صحیح ہے یا نہیں اس کی کوئی دلیل ہے؟۔

ان کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ اللہ رسول کے سوا ہم کسی کی بات نہیں مانتے اس حدیث کو اللہ یا
اس کے رسول ﷺ نے صحیح فرمایا ہو تو پیش کریں۔ ارشد صاحب کے کہنے سے حدیث صحیح نہیں
ہو جائے گی یا یہ کہیں کہ میں خود ہی نبی بن گیا ہوں۔ اس لئے سارے میری بات مانتے جائیں۔
ہم اللہ رسول کی بات سننے کے لئے آئے ہیں نہ کہ رشید کی اپنی باتیں سننے کے لئے۔ اب
اس نے جو یہ دس کی گنتی پوری کر کے بتائی ہے اور آدھی حدیث کا ترجمہ بھی بیان نہیں کیا یا پھر ترجمہ
ہو لیا ہے وہ بھی غلط۔

رفع یدیہ جو صیغہ ہے یہ ماضی مطلق کا صیغہ ہے۔ انہوں نے ترجمہ کیا ہے کہ رفع یدین
کرتے تھے۔ ماضی استمراری کا ترجمہ کیا ہے۔ بالکل غلط ترجمہ کیا ہے۔ کل کوئی کان بال قائماً
بخاری میں ہے [1] اس کا ترجمہ کرے کہ حضرت ﷺ ہمیشہ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے۔

(۱). حدثنا محمد بن عرعرة قال ثنا شعبة عن منصور عن ابی
وائل قال کان ابو موسیٰ الاشعری یشدد فی البول ویقول ان
بنی اسرائیل کا ن اذا اصاب ثوب احدهم قرضه فقال حذیفة
لیته امسک اتی رسول الله ﷺ سباطة قوم فبال قائما.

(بخاری ص ۳۶ ج ۱، مسلم ص ۱۳۳)

اب پتا چلا ہے کہ یہ کہتا تھا کہ نہ میں شرطیں ثابت کر سکتا ہوں نہ اہل حدیث نام۔ کہتا ہے کہ تاریخ پارٹی دیں ثابت کروں گا۔ اب یہ پتا چل گیا ہے کہ اہل حدیث نام قرآن حدیث میں نہیں ہے۔

اب یہ جو روایت پڑھی ہے، ارشد صاحب ویسے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم مکے مدینے والے ہیں۔ یہ مدینے شریف کی کتاب مؤطا امام مالکؒ۔ امام مالکؒ بخاریؒ سے پہلے گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ سرے سے اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث ہی نہیں ہے۔ اور انہوں نے حدیث پیش کرنی تھی۔ یہ دیکھیں۔

مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر ؓ كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه. (۱)

کہ بے شک عبداللہ بن عمر ؓ نے جب نماز شروع کی تو رفع یدین کی۔

حذو منكبيه. کندھوں تک۔

واذا رفع راسه من الركوع رفعهما دون ذالك.

رکوع جاتے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں اور جب اٹھے تو پہلے (پہلی تکبیر کے وقت) تو کندھوں تک کی تھی پھر اس سے بھی نیچے تک کی۔

یہ روایت موطا امام مالکؒ جو مدینے کی کتاب ہے اس میں ہے۔ ایک پہلی تکبیر ہو گئی اور چار رکوع سے اٹھ کر یہ پانچ ہو گئیں۔ اب بخاری میں یہ دس ہو گئیں ہیں۔ اب کتاب مدینے کی مانی چاہئے یا بخارے کی۔

دوسرا یہ کہ ہاتھ کندھوں تک اٹھائے یہ بخاری میں نہیں ہے اس کے بعد (رکوع سے اٹھتے وقت) اس سے نیچے تک ہے۔ اس لئے میں نے یہ کہا تھا۔ اب یہ جو بخاری نے کہا ہے۔ اب یہ جو

(۱)۔ موطا ص:٦١

ابوداؤد مختصراً بخاری نے یہ بات کی تھی انہوں نے مطلب بیان کیا ہی نہیں ابوداؤد نے بات بتادی۔

قول ابن عمرؓ لیس بمرفوع۔ (۱)

کہ بخاریؒ یہ جو حدیث لایا ہے عبید اللہ سے نافع سے ابن عمرؓ سے، یہ جو انہوں نے جگہ گن کر پوری کی ہے ابوداؤدؒ یہ کہہ رہے ہیں لیس بمرفوع کہ یہ سرے سے نبی ﷺ کی حدیث ہے ہی نہیں۔ نہ مدینے والی کتاب میں ہے اور یہاں جو آخر میں نبی ﷺ کا ذکر آیا ہے ابوداؤدؒ نے اشارہ کردیا تھا کہ میں نے نبی ﷺ کا نام لکھا تو ہے لیکن باقیوں نے اسے مختصراً بیان کیا یعنی نبی ﷺ کی حدیث بیان نہیں کیا ہے۔

اور یہ جو دسویں انہوں نے گنی ہے۔ اذا قام من الرکعتین یہ بھی موطا میں نہیں ہے۔ یہاں پانچ کو جو دس بنایا گیا ہے اس کا جواب ہمیں دیا جائے۔ مدینے میں پانچ ہے اور بخارے میں جاکر دس ہوگئی ہے۔ مدینے میں امتی کا قول ہے اور بخارے میں جاکر نبی ﷺ کی حدیث بن گئی ہے۔

ابوداؤدؒ فرمارہے ہیں لیس بمرفوع کہ یہ صحیح ہے ہی نہیں۔ اب پانچ باتوں سے ایک دس والی بات ثابت کی تھی وہ بھی ختم ہوگئی ہے۔ کیونکہ مدینے والی کتاب میں پانچ ہیں نہ کہ دس۔ امام ابوداؤدؒ نے یہ فرمایا ہے لیس بمرفوع یہ صحیح نہیں ہے۔

اور موطا امام محمد جو کہ کوفہ کی کتاب ہے اس میں بھی یہ دس جگہ نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا ان پانچ باتوں میں سے ایک بات بھی ثابت نہیں ہوئی۔

میں کہتا ہوں قاضی صاحب! ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے، صرف ایک حدیث، صرف ایک حدیث اٹھارہ جگہ نفی ہو، دس کا اثبات ہو، ہمیشہ کا لفظ ہو، جو اس طرح نماز نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی، اور اس حدیث کو دلیل شرعی سے صحیح ثابت کرو کہ اللہ نے اسکو صحیح کہا

(۱)۔ ابوداؤد ص۱۱۵

ہے یا اللہ کے رسول ﷺ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ یہ اگر آپ ثابت کر دیں تو میں ابھی کہتا ہوں کہ میں ابھی کھڑے ہو کر چار رکعتیں پڑھوں گا اور اس مسئلے میں غیر مقلد ہو جاؤں گا۔

اور یہ جواب بھی دو کہ پانچ کو دس کرنا یہ جائز ہے یا نہیں؟۔ ابوداؤد حدیث کی کتاب ہے ابوداؤدؒ محدث ہے، اصحاب صحاح ستہ میں سے ہے۔ انہوں نے بخاری والی روایت کی سند لکھ کر بتایا ہے کہ یہ سرے سے اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث ہے ہی نہیں۔ تو پانچ میں سے ایک بات بھی ثابت نہ ہو سکی۔ اب میں باقی وقت دیتا ہوں لہذا گنتی کر کے ثابت کر دیں۔

مولوی عبد الرشید ارشد۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد.

الحمد للہ بخاری شریف سے حدیث پڑھ کر میں نے اپنا مؤقف واضح کر دیا ہے کہ ہم جو چار جگہ رفع یدین کرتے ہیں یہ اللہ کے نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ اور اللہ کے نبی ﷺ کا یہ عمل تھا۔

مولوی صاحب نے اپنی دبی زبان کے اندر صاف طور پر بخاری کا انکار کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ موطا امام مالکؒ مدینے کی لکھی ہوئی ہے اور بخاری شریف بخارا کی لکھی ہوئی ہے۔ بخارے کی کتاب ماننی ہے یا مدینے کی؟۔ دبے الفاظ میں اس بخاری کا انکار کر گئے ہیں جس کے متعلق ان کے اپنوں نے لکھا ہے۔

قد اتفق الآئمہ علی انہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ.

اس بات پر آئمہ کا اتفاق ہو چکا ہے کہ اللہ کی کتاب کے بعد سب سے صحیح کتاب ہے تو بخاری شریف ہے۔

مولانا محمد امین صفدرؒ صاحب۔

اس پر حوالہ پیش کرو۔

قاضی عبد الرشید صاحب۔

یہ ٹائٹل پر تمہارے لوگوں نے لکھا ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

یہ دوکانداروں نے لکھا ہے کتاب کو بیچنے کے لئے۔

قاضی عبدالرشید ارشدؔ صاحب۔

مناظرہ کر رہے ہو اہل حدیث کے ساتھ۔

یہاں پگڑیاں اچھلتی ہیں اسے میخانہ کہتے ہیں

الحمدللہ اہل حدیث نے اپنا مؤقف بخاری شریف سے ثابت کیا ہے۔ اور یہ بخاری وہ ہے
اس کے متعلق تمہارے لوگوں نے لکھا ہے اللہ کے نبی ﷺ سے بیداری کی حالت میں سات آٹھ
انسانوں نے بخاری پڑھی ہے ان میں آپکا ایک حنفی بھی تھا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

غیر مقلد تو کوئی بھی نہیں تھا۔

مولوی عبد الرشید ارشدؔ۔

حدیث کی اتنی بڑی کتاب کہ جس کے متعلق فتح الباری کے مقدمے میں لکھا ہے کہ
حضرت ابوزیدؒ بیت اللہ کے اندر سو رہے تھے، اللہ کے نبی ﷺ کو خواب کے اندر دیکھا اللہ کے
نبی ﷺ نے فرمایا ابوزید کب تک امام شافعیؒ کی کتاب پڑھے گا، میری کتاب پڑھ۔ پوچھا گیا اللہ
کے رسول ﷺ آپ کی کون سی کتاب ہے؟۔ فرمایا میری کتاب بخاری ہے۔

وہ بخاری جس کے متعلق تمہارے بڑوں نے لکھا ہے کہ قرآن کے بعد بخاری کا مقام
ہے۔ آج اس کتاب کو چھوڑ گئے ہیں اس لئے کہ اس بخاری میں اہل حدیث کے مؤقف کی دلیل
اللہ کے نبی ﷺ سے ثابت ہوگئی ہے۔

موطا امام مالکؒ، یہ میری کتاب ہے میں اس میں سے حدیثیں پیش کرتا ہوں۔ یہ میرے
پاس امام محمدؒ کی کتاب ہے انہوں نے حدیث بھی نقل کی ہے تو امام مالکؒ سے نقل کی ہے۔

حدثنا مالک حدثنا زهری عن سالم بن عبد اللہ ؓ

بن عمر ان ان عبد اللہ۔

جسے آپ نے پڑھا ہے ان عبدا للہ (بکسر الدال) سبحان اللہ یہ مناظرہ کرنے آئے

ہیں اہل حدیث بچوں سے۔

اَنَّ عبداللہ بن عمر ؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا

افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ و اذا کبر للرکوع رفع

یدیہ و اذا رفع را سہ من الرکوع رفع یدیہ ثم قال سمع اللہ

لمن حمدہ ثم قال ربنا لک الحمد۔

مولانا محمد امین صفدرؒ صاحبؒ۔

دس کی گنتی پوری کرو۔

قاضی عبدالرشید ارشدؔ

امین صاحب خاموش ہو جاؤ تمہیں مناظرہ نہیں کرنا آتا۔ پہلے کسی اور اہل حدیث کے سامنے گئے تھے اب قاضی عبدالرشید کے سامنے آئے ہو۔ تم میرا ٹائم ضائع نہ کرو تمہاری مرضی ہے کہ میں ٹائم ضائع کروں۔

تڑپا کے رکھ دوں گا

کیا کہتے ہو کہ ہم موطا کی حدیث کے خلاف ہیں۔

استغفر اللہ، العیاذ باللہ، لا الہ الاللہ محمد رسول

اللہ۔

ا۔ ۔ ہٹ پر بھی ہمارا عمل ہے۔ مجھے مزید ایک بات کہنے دو، امام مالکؒ کی کتاب جو مدینے کی
۔ ہے ہمارا اس پر بھی عمل ہے، تمہارا اس پر عمل نہیں۔ اس میں رکوع جاتے اور رکوع سے سر
لہ وقت رفع یدین کا ذکر ہے۔ مولانا تم اس پر عمل کرتے ہو؟۔

مدینے کی کتاب کے بارے میں کہتے ہو کہ ہم مدینے کی کتاب مانتے ہیں۔ مدینے
لہ امام نے لکھا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ رکوع جاتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین
لہ تھے۔ موطا کی اس حدیث پر عمل کرو اور موطا امام محمد میں سے میں نے جو حدیث پڑھی ہے
اس تو اپنے امام کی بات ہی مان لو۔ یہ ہے موطا امام محمد۔ یہ ہے اس امام کی کتاب جس کے
عال تم کہتے ہو کہ فقہ کی روٹیاں امام محمدؒ نے پکائی ہیں اور ہم کھانے والے ہیں۔ جس امام محمدؒ کی
لہ ل پکی پکائی روٹیاں تم کھاتے ہو۔ امین صاحب اس کی کتاب بھی پڑھ لو کہ اللہ کے نبی
رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

اتنی بات مان جاؤ باقی پھر منوالیں گے۔ نو تو مان گئے ہو پھر دسویں بھی منوالیں گے۔ اللہ
ا ۔ ت سے مولانا امین صاحب آہستہ آہستہ سب چیزیں مانو گے۔

اس لئے کہ اہلحدیثوں کو لمبی لمبی گالیاں نکالنی، اعتراض کرنے اللہ کے نبی ﷺ کی
۔ ۔ پر، اعتراض کرنے اللہ کے نبی ﷺ پر، گستاخیاں کرنی اللہ کے نبی ﷺ کی، اہل حدیث
ل ماننے یہ بات بڑی مشکل ہے۔

ہمارا بخاری والی حدیث پر بھی عمل ہے اور موطا امام مالکؒ والی حدیث پر بھی عمل ہے۔ اور
وطا امام محمدؒ والی حدیث پر بھی عمل ہے۔

آؤ! تمہیں بخاری کی دوسری حدیث دکھاؤں۔

ﷺ اذا قام فی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ وکان یفعل ذالک حین یکبر للرکوع ویفعل ذالک اذا رفع رأسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذالک فی السجود.(1)

مولانا امین صاحب حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا ہے فرمایا۔

رأیت رسول اللہ ﷺ اذا قام فی الصلوٰۃ رفع یدیہ.

جب نماز کے اندر کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔

حتیٰ تکونا حذو منکبیہ.

یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے۔

وکان یفعل ذالک حین یکبر.

کا ترجمہ کیا ہے کندھوں تک ہو جاتے یہ تک کس کا ترجمہ کیا ہے۔ اہلحدیثوں کے سامنے آ کر ترجمہ غلط کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ترجمہ صحیح نہیں کیا۔ یہ تمہاری عادت ہے کہ ایسے ہی لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے کہتے ہو کہ ترجمہ غلط کیا ہے۔

یہ دیکھو کہ اللہ کے نبی ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور اسی طرح کرتے جب تکبیر کہتے رکوع کے لئے، اور اسی طرح کرتے جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے اور فرماتے۔

سمع اللہ لمن حمدہ فلا یفعل ذالک فی السجود.

اللہ کے نبی ﷺ سجدوں میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ سجدوں میں رفع یدین کی نفی
..ال ی کس نے اللہ کے نبی ﷺ کے صحابی نے، حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے تصریح کر دی کہ
سجدوں میں رفع یدین نہیں ہے۔ اگر حدیث کو نہیں مانو گے تو مولانا منکر حدیث ہو جاؤ گے۔ آج
اہل حدیث کے سامنے آئے ہو پتا چل جائے گا ہم بیانگ دہل اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث کو
ثابت کریں گے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ

الذین اصطفیٰ. اما بعد.

میں نے ایک حدیث پوچھی تھی لیکن یہ وہ بھی نہ پڑھ سکا یہ جو حدیث انہوں نے پڑھی ہے
کیا اس میں انہوں نے اٹھارہ کی نفی سنائی ہے؟۔ (نہیں) قیامت آ جائے گی مر جائیں گے لیکن
نا نہیں سکیں گے۔ یہ اس بات میں بالکل جھوٹے ہیں ہمیشہ کے لفظ کا وعدہ کیا تھا کہیں دکھا
سکے؟ (نہیں) اب مدینے سے بھاگ کر کوفہ چلے گئے۔ جس کو یہ رات دن برا کہتے تھے۔

جو بات دکانداروں نے باہر لکھی ہوئی ہے کہ بخاری اصح الکتب ہے وہ یہ دکھا رہا ہے
اور یہ جو حنفیوں نے صفحہ ایک سو اٹھاون (۱۵۸) میں حاشیہ پر لکھا ہوا ہے یہ پڑھا ہی نہیں۔ انہوں
نے لکھا ہے کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ بخاری اصح الکتب ہے۔

تحکم لا یجوز التقلید فیہ.

بالکل ناانصافی کی بات ہے اس کے ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ صفحہ ایک سو اٹھاون۔
کبھی انہوں نے بخاری کھول کر پڑھی ہو تو معلوم ہو کہ بخاری میں کیا لکھا ہوا ہے۔ وہ جو باہر
دکانداروں کی باتیں ہیں کتاب بیچنے کے لئے وہ پڑھ کر سنا رہا ہے۔ وہ ہمارے ذمے لگا رہا ہے اور
جو اندر لکھا ہوا ہے کہ صحیح بخاری کے بارہ میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اصح الکتب ہے تحکم ا

نہیں ہے۔

میں پھر انہیں کہتا ہوں کہ نہ تو انہوں نے اٹھارہ کی نفی بیان کی اور نہ دس کا اثبات پیش کیا جو روایت انہوں نے بخاری کی پیش کی تھی میں نے بتایا تھا کہ مدینے میں پانچ دفعہ رفع یدین تھی تو بخارے جا کر دس کیسے ہوگئی؟۔اس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں دے سکا اور نہ ہی قیامت تک دے سکتا ہے۔

میں نے کہا تھا کہ مدینے میں یہ حدیث امتی کا فعل تھی تو بخارے جا کر نبی کا فعل کیسے بن گئی؟۔اس کا جواب بھی نہ دے سکا البتہ جو بات باہر دکاندار نے لکھی ہوئی ہے وہ دکھا رہا ہے کہ یہ مان لو کیونکہ یہ نبی ہیں ان کی بات نہ چھوڑو۔اب ان کو مدینے جانا تو نصیب ہی نہیں ہے۔

پھر امام محمدؒ کے پاس کوفہ پہنچے ہیں اور یہ طعنہ دیا ہے کہ ان کی روٹیاں تم کھاتے ہو تو ان کی بات مان لو، لیکن پوری بات کرنا ان غیر مقلدین کی قسمت میں ہے ہی نہیں۔امام محمدؒ نے موقف بیان کیا ہے۔ پہلے انہوں نے روایت بیان کی ہے جس میں اٹھارہ کی نفی نہیں ہے اور نہ ہی دس کا اثبات ہے بلکہ نو کا ہے۔اگر ایک سنت بھی رہ جائے تو نماز تو خلاف سنت ہو جاتی ہے اب یہ (غیر مقلد) ہمیں سنت بتانے کے لئے آئے ہیں یا خلاف سنت بتانے کے لئے آئے ہیں۔

تیسرا یہ کہ ہمیشہ کا لفظ بھی نہیں ہے۔

یہ بھی نہیں ہے کہ جو اس طرح رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اس حدیث کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے صحیح بھی نہیں کہا ہے۔

پھر امام محمد نافع سے لا رہے ہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کی حدیث نہیں ہے ابن عمرؓ کا قول ہے وہ بتا رہے ہیں کہ اس حدیث کا نبی ﷺ کی حدیث ہونے میں شک ہے ابن عمرؓ کا شاگرد کہہ رہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کی حدیث نہیں ہے بلکہ ابن عمرؓ کا فعل ہے۔

جب سرے سے یہ حدیث ثابت ہی نہیں ہے تو نو والی ہی ثابت نہ ہوئی چہ جائے کہ دس والی ثابت ہو اور اٹھارہ کی نفی ثابت ہو۔

پھر نام لے کر کہہ رہے ہیں کہ امام محمدؒ کی پکی ہوئی روٹیاں کھاتے ہو امام محمدؒ نے تو بات ہی ارادی کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جن سے یہ حدیث ہے ان کا ایک شاگرد کہتا ہے کہ ابن عمرؓ کی حدیث ہے دوسرا شاگرد کہتا ہے کہ ابن عمرؓ کا اپنا فعل ہے۔ وہ خود پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے، یہ بات موطا امام محمد میں لکھی ہوئی ہے۔ لیکن یہ قاضی صاحب کو نظر نہیں آتی حوالوں میں اس قدر غلطیاں کر رہا ہے اور ڈانٹ مجھے رہا ہے کہ میری بات مان میں اللہ کا نبی ہو گیا ہوں۔ میں تجھے نبی نہیں مانتا بلکہ نبی پر جھوٹ بولنے والا سمجھتا ہوں۔

اسی لئے ابن عمرؓ سے انہوں نے بیان کیا ہے لیکن سنت کا لفظ بھی نہیں دکھا سکے۔ یہ سمجھ رہا ہے کہ تو ابو حنیفہؒ سے دکھا، اگر اس نے موطا امام محمد پڑھی ہوتی تو اسے پتا ہوتا کہ لکھا ہے۔

قال محمد السنة ان یکبر الرجل فی صلوته کلما خفض و کلما رفع واذا انحط للسجود کبر واذا انحط من سجود الثانی کبر فاما رفع الیدین فی الصلوة فانه یرفع الیدین حذوا الاذنین. فی ابتداء الصلوة مرة واحدة ثم لا یرفع فی شیء من الصلوة بعد ذالک و هذا کله قول ابی حنیفةؒ وفی ذالک آثار کثیرة (موطا امام محمد ص 91)

ہم نے جس کو سنت کہا ہمارے امام نے بھی اس کو سنت کہا اور جس کی سنیت کا انکار کیا ہے ہمارے امام نے اس کی سنیت کا انکار کیا ہے۔ ہم یہی کہتے ہیں کہ تم اس طرح سنت کا لفظ اللہ کے نبی ﷺ سے دکھا دو اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ سے اٹھارہ کا انکار دکھا دو۔ جس طرح ہم امام صاحب سے دکھا رہے ہیں اور ہمیشہ کا لفظ دکھا دو اور یہ لفظ تم نہیں دکھا سکتے۔

میں پھر کہہ رہا ہوں کہ میں صرف پانچ باتیں پوچھ رہا ہوں، صرف ایک حدیث مانگ رہا ہوں، کبھی نو والی کبھی چار والی کبھی پانچ والی پڑھ کے لوگوں کو دھوکہ نہ دو۔ تم اپنی حدیث پڑھو۔ تمہیں شافعیوں یا شیعوں سے کیا واسطہ؟ نو والی بات ہم نو والوں شیعوں سے لڑیں گے تم کبھی

شیعوں کے گھر بھاگتے ہو کبھی شافعیوں کے۔ کبھی شیعوں والی پڑھتے ہو کبھی شافعیوں والی کبھی حنفیوں والی۔

پانچ باتیں میں پوچھ رہا ہوں کہ۔

(۱) اٹھارہ کی نفی اسی طرح ہو جس طرح ہمارے امام نے کردی ہے۔

(۲) دس جگہ اثبات ہو۔

(۳) اور ساتھ سنت اور افضل کا لفظ ہو۔

(۴) ہمیشہ کا لفظ ہو۔

(۵) اور جو اس طرح نماز نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اور اس حدیث کو اللہ یا رسول نے صحیح کہا ہو۔

یہ دکانداروں کی باتیں چھوڑ دو۔ لوگوں کے آگے جھوٹ بول لیتے ہو کہ ہم قرآن و حدیث کے باہر جاتے ہی نہیں ہیں۔ آج ان کو قرآن و حدیث آ ہی نہیں رہا۔ ہمیں بتاؤ تو صحیح کہ جس حدیث کو پیش کیا ہے اس کو صحیح کس نے کہا ہے۔ نہ اس کو اللہ رسول سے صحیح ثابت کر سکا ہے، ال دس کا اثبات، نہ سنت کا لفظ، معلوم نہیں اسے اتنی بات بھی یاد نہیں رہتی اور دعویٰ اس کا یہ ہے کہ میں مناظرہ کر لیتا ہوں۔

میں انگلیوں پر گن کر پانچ باتیں کر رہا ہوں کہ یہ پانچ باتیں بتا دے میں ابھی اٹھ کر چار رکعتیں پڑھوں گا اور اسی طرح پڑھوں گا جس طرح غیر مقلد پڑھتے ہیں۔

اندازہ لگائیں کہ اس نے موطا امام محمدؒ سے کتنی زیادتی کی ہے کہ امام محمدؒ تو یہ بتانے کے لئے یہ روایت لائے تھے کہ اس حدیث کے حدیث ہونے میں ہی اختلاف ہے۔ ایک کہتا ہے نبی ﷺ کی ہے دوسرا کہتا ہے امتی کی ہے۔ پھر انہوں نے بتا دیا کہ وہ امتی خود اس حدیث پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اس نے یہ ساری باتیں چھوڑ دی ہیں۔

اور مجھے اس نے کہا تھا کہ اپنے امام سے ثابت کر۔ میں نے پہلی تکبیر کے لئے سنت کا لفظ

ہی دکھا دیا ہے باقیوں کے لئے اس کی نفی دکھا دی ہے۔ تکبیریں وغیرہ ہر جگہ سنت ہیں اور یہ امام صاحب کا قول ہے اب امام محمدؒ نے تو ان کا بھٹا بٹھا دیا ہے۔ اور مدینے سے یہ بھاگ گیا ہے۔ آج اس نے مدینے نہیں جانا آج بھی یہ کوفے بھاگے گا۔ اور کبھی بخارے بھاگے گا اور ادھر باہر سے دکانداروں کی باتیں دکھاتا رہے گا کہ بخاری اصح الکتب ہے۔

مولوی صاحب شافعیوں کو چھوڑ دو ہم خود ان سے بات کر لیں گے۔ حنفیوں کو چھوڑ دو تم اپنی رفع یدین اٹھارہ کی نفی، دس کا اثبات، سنت کا لفظ، ہمیشہ کا لفظ، جو نہ کرے نماز نہیں ہوتی، اور اس حدیث کو اللہ یا رسول ﷺ نے صحیح فرمایا ہو۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

یہ مر جائیں گے لیکن قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین.

مولوی عبدالرشید ارشد صاحب۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. امابعد.

مولانا نے اپنی طرف سے مضبوط قسم کے اعتراضات کیے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کو میں نے بتا بھی دیا ہے کہ ہم اہل حدیث الحمدللہ صاحب علم ہیں۔ لوگ آپ کے پاس جا رہے تھے اور آپ مناظرے کے لئے نہیں آ رہے تھے۔ کیونکہ آپ کو پتا تھا کہ قاضی عبدالرشید وہاں پہنچا ہوا ہے۔ مولانا نے محمد یحیٰ صاحب کے رقعہ پر دستخط تھے۔ انہیں معلوم تھا جہاں مولانا مکی صاحب ہوں گے وہاں قاضی عبدالرشید بھی پہنچا ہوگا۔

مولانا احادیث میں کسی جگہ نو دفعہ رفع یدین دکھا دیں، کسی جگہ دس دفعہ رفع یدین آنے کے ساتھ یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہوگئی ہے یا وہ حدیث ضعیف ہوگئی ہے۔ سنداً معناً دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ کیا یہ کوئی ضروری ہے کہ ایک حدیث میں سب کچھ ہی بیان ہو جائے

یہ تو تمہارے مذہب کے بھی خلاف ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ جہاں نو کا ذکر ہے کہ نبی پاک ﷺ نو دفعہ رفع یدین کرتے تھے اور جن میں دس جگہ کا ذکر ہے ان میں صحیح کس کو مانتے ہو؟۔ جس کو صحیح مانتے ہو کیا تمہارا اس پر عمل ہے؟

(حضرت رئیس المناظرین کے مسکرانے پر قاضی عبدالرشید اس کو برداشت نہ کرتے ہوئے کہتا ہے)

لوگوں کو ہنس کر نہ دکھاؤ بلکہ لوگوں کو کچھ دو اور بتاؤ کہ میں مناظر اعظم ہوں تاکہ لوگوں کو پتا چلے۔ موطا امام محمد سے جو روایت پیش کی ہے۔ پتا ہے اس میں کون راوی ہے؟ اس لئے تو اس کی سند ہی نہیں پڑھی اس لئے کہ پتا تھا کہ اس میں کون آدمی ہے محمد بن ابان جس کے متعلق۔

قال ابو حاتم سئلت ابی قال لیس هو بصحیح القوی فی الحدیث.

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ محمد بن ابان کیسا آدمی ہے انہوں نے فرمایا کوئی چیز نہیں ہے۔

یہ تمہارے بزرگ علامہ عبدالحی لکھنوی۔

محمد بن ابان هو ممن اذهبه جبل من النفار.

یہ تنقید والی حدیث بخاری کے مقابلے میں پڑھتے ہیں موطا امام مالکؒ کے مقابلے میں صحیح روایت کو چھوڑے جا رہے ہو۔ روٹیاں ایسے ہی نہ کھایا کرو، محمد الشیبانی کی پکی ہوئی روٹیاں حلال کیا کرو، ان کی فقہ کی پکی ہوئی روٹیاں آج حلال کرو۔ کھاؤ تو حلال کر کے کھاؤ۔

مولانا نے بخاری کے متعلق کہا ہے کہ اس پر اتفاق نہیں ہے۔ یہ دکانداروں نے ویسے ہی لکھ دیا ہے۔ محترم وہ ابن ہمام کا قول پڑھ کے سنایا ہے۔ جبکہ بخاری کے مقدمے میں سہارنپوریؒ نے لکھا ہے کہ آئمہ کا اتفاق ہے اس قول کے اوپر یہ تمہارے امام مولانا سہارنپوریؒ نے لکھا ہے۔

ابھی بھی بخاری کا انکار کر رہے ہو؟۔ اللہ نے تمہیں بخاریؒ کی ایسی مار مارنی ہے کہ قیامت تک یاد رکھو گے۔ انشاء اللہ۔ تمہیں بخاری کی مار پڑے گی، بخاری کی مار ہمیں نہیں یہ لوگ دیکھیں گے کہ الحمد للہ ہمارا سنت پر عمل ہے۔

اب میں تیسری روایت پڑھتا ہوں مولانا امین صاحب رات گزر جائے گی لیکن اہل حدیث کے دلائل ختم نہیں ہوں گے۔ میں تمہارے سامنے حدیث پیش کر رہا ہوں اگر جرأت ہے تو جواب دینا یہ میرے ہاتھ میں نصب الرایہ ہے۔ یہ تمہارے امام زیلعیؒ کی کتاب ہے اس کتاب کے صفحہ تین سو آٹھ (۳۰۸) پر لکھا ہوا ہے۔

ان النبی واظب عند تکبیرۃ الافتتاح.

نبی اقدس ﷺ نے تکبیر افتتاح کی رفع یدین ہمیشہ کی ہے۔ اس کے تحت وہ جو حدیث لائے ہیں وہ یہی بخاری کی حدیث ہے جس کا تم انکار کر رہے ہو۔

تمہارے امام زیلعیؒ کو نہ پتا چلا کہ بخاریؒ کی حدیث نہیں مانتی کیونکہ بخارے میں بنی ہے۔ یہ بخارے میں نہیں بنی مدینے میں لکھی گئی ہے۔ امام بخاریؒ بخارے کے ضرور تھے۔ لیکن مولانا جرأت کرو، میں آج تم سے پوچھتا ہوں کہ ایک حوالہ دکھاؤ کہ امام بخاریؒ نے ساری کتاب بخارے میں بیٹھ کر لکھی ہے۔

مولانا امین صاحب اوکاڑوی صاحب میں تم سے بات کر رہا ہوں کہ یہ کہیں سے دکھا دو کہ امام بخاریؒ نے بخاری شریف بخارے میں بیٹھ کر لکھی ہے بڑا افسوس کہ وہ بخاری شریف کہ جس کے متعلق تمہارے بڑے مانتے آئے ہیں۔ اس بخاری کا آج انکار کر گئے ہو۔ اس لئے کہ آج تمہیں بخاری نے بڑی مار دی ہے۔

تمہاری نصب الرایہ میں لکھا ہے کہ بخاریؒ کی یہ حدیث۔

عن سالم عن ابیہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حتیٰ یحاذی

منکبیہ واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین۔

امین صاحب! اس حدیث کے اندر کہ جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے نماز شروع کرتے ہوئے رفع یدین شروع کی۔ اور ہمیشہ کی اس نے بطور دلیل پیش کی ہے۔

بخاری کی حدیث تو بخاری کی وہ حدیث پیش کی جس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت بھی رفع یدین کی، اور رکوع جاتے وقت بھی کی، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی کی، اور سجدوں میں نہیں کی۔

اگر نماز شروع کرتے وقت رفع یدین ہمیشہ ہے تو نماز کے اندر رکوع جاتے وقت بھی ہمیشہ ہے۔ جس حدیث کو تیرا امام زیلعیؒ ثابت کر رہا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت کی رفع یدین ہمیشہ کی ہے۔ اسی طرح رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی، جب وہ ہمیشہ ہے یہ ہمیشہ کیوں نہیں؟۔

نماز شروع کرنے کی رفع یدین بھی ہمیشہ ہے، رکوع جاتے وقت رفع یدین بھی ہمیشہ ہے، رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین بھی ہمیشہ ہے۔

امام بخاریؒ جو حدیث لائے ہیں اس کے لفظ ہیں۔

اذا قام فی الصلوۃ جب بھی نماز میں کھڑے ہوتے رفع یدین کرتے۔ واذا رکع اور جب بھی رکوع کرتے رفع یدین کرتے۔ واذا رفع راسہ من الرکوع جب بھی رکوع سے سر اٹھاتے رفع یدین کرتے۔ جس طرح نماز شروع کرتے وقت رفع یدین ہمیشہ ہے۔ اسی طرح رکوع جاتے وقت رفع یدین ہمیشہ ہے۔ رکوع سے اٹھتے وقت کی رفع یدین ہمیشہ ہے۔ مولوی صاحب آپ چونکہ اپنے امام کے مقلد ہیں اس لئے تمہیں ان کی بات بتاتا ہوں۔ آگے پیچھے باتیں کرنی آسان ہیں کہ یہ لوگ یہ بھی نہیں مانتے وہ بھی نہیں مانتے۔ اب آؤ اور ایک حدیث دکھاؤ کہ اللہ کے نبی ﷺ رکوع جاتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے

لئے ایک حدیث۔

میں اہل حدیث طالب علم خدا کے گھر میں کھڑے ہو کر تمہارے سامنے عرض کر رہا ہوں

حدیث دکھادو جو صحیح بھی ہو، اور صریح بھی ہو کہ جس میں ہو کہ اللہ کے نبی ﷺ نے رکوع

جاتے وقت رفع یدین نہیں کی۔ رکوع سے سر اٹھایا اور رفع یدین نہیں کی۔ ایک

دکھادو میں نے عشاء کی نماز ابھی پڑھنی ہے اور تم نے بھی پڑھنی ہے ہم رفع یدین چھوڑ کر

پڑھیں گے۔

مولانا کل قیامت کے دن اپنے رب کو کیا جواب دو گے لوگوں کی نمازیں خراب نہ کرو نبی

ﷺ کی سنت پر عمل کرو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔

من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة.

جو میری سنت سے محبت کرے گا اس نے میرے ساتھ محبت کی جو میرے ساتھ محبت

کا کل قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔ اللہ مجھے آپ کو سب کو اہل سنت بنائے۔

ویسے کہتے ہو کہ ہم اہل سنت ہیں لیکن آج پتا چل جائے گا کہ تم اہل سنت نہیں ہو۔ اگر

سنت ہو تو بخاری کی حدیث، موطا امام مالکؒ کی حدیث، موطا امام محمد کی حدیث جو میں نے

ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت، رفع یدین کرتے

اس پر عمل کرو تا کہ پتا چل جائے کہ تم اہل سنت ہو ورنہ اگر سنت رسول نہیں ماننی تو پھر اہل

کہلوانے کا کیا فائدہ۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفٰی و الصلوٰۃ و السلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

میں نے ان سے ایک حدیث کا مطالبہ کیا تھا اس میں اشارہ کی نفی اور دس جگہ کا اثبات یہ

بھی ثابت نہ کر سکے۔ کبھی پانچ کی طرف بھاگتے ہیں کبھی نو کی طرف۔ اور اس کے ساتھ سنت کا لفظ بھی نہیں ہے۔ یہ جھوٹ تو بول رہا ہے کہ سنت پر عمل کرو لیکن یہ سنت ثابت کرے تو ہم عمل کریں جب ابھی سنت ثابت ہی نہیں ہوئی تو عمل کیسے کریں؟۔

یہ کہتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے نہیں بلکہ تمہارے امام زیلعیؒ نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ میں پہلی تکبیر کی رفع یدین کی ہیشگی کا پوچھ رہا ہوں یا بعد والی رفع یدین کا (بعد والی کا) رکوع والی کے ساتھ ہمیشہ ہے ہی نہیں، ہمیشہ تو پہلی تکبیر کی رفع یدین کے ساتھ ہے۔ اور انہوں نے دکھانا ہے رکوع والی اور تیسری رکعت والی رفع یدین کے متعلق۔ اور تیسری رکعت والی کا تو اس حدیث میں نام ہی نہیں ہے۔ پھر اس نے ترجمہ یہ کیا۔

رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتیٰ یحاذی منکبیہ.

کہ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے یہ بات ختم ہو گئی۔

اذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع.

کا ترجمہ کیا کہ جب رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے رفع یدین کرتے۔ رکوع کے بعد رفع یدین کا لفظ ہے ہی نہیں۔ حوالہ نصب الرایہ کا دیا ہے یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ وہاں رفع یدین کا لفظ رکوع کے بعد ہے ہی نہیں۔ مسجد میں بیٹھ کر جھوٹ بول رہا ہے اور گلا پھاڑ رہا ہے کہ میں طالب علم ہوں، میں طالب علم ہوں، گنتی تجھے آتی نہیں ہے تو طالب علم کس بات کا؟۔

میں اب بھی اس کو کہتا ہوں کہ امام محمدؒ کی جو روایت ہے جو میں نے پڑھی تھی وہ تو اس نے بھی مانا ہے کہ اس میں ہے لیکن جہاں میں نے نشان لگایا ہے وہاں اگر رفع یدین کا لفظ ہے تو دکھائیں۔ قیامت تک نہیں دکھا سکتا اور پڑھا تھا ولا یرفع بین السجدتین کہ سجدوں کے وقت نہیں کرتے تھے بین السجدتین کا یہ ترجمہ نہیں کہ سجدوں میں جاتے وقت نہیں کرتے تھے بلکہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ سجدوں کے درمیان نہیں کرتے تھے۔

یہ بالکل یہاں نہیں ہے یہ بالکل اللہ کے نبی ﷺ پر جھوٹ بول رہا ہے ایک ایک حوالے
۔۔ پانچ پانچ جھوٹ تو مرزا بھی نہیں بولتا تھا اور یہ بولتے ہیں اور نام رکھا ہوا ہے اہل حدیث۔
۔۔۔ انکار رہا ہے اور میں نے جو روایت پیش کی ہے اس میں محمد بن ابان پر اعتراض کیا ہے۔
دیکھیں محمد بن ابان، امام محمدؒ کا استاد ہے وہ کوفہ کا رہنے والا ہے امام محمدؒ جب اس روایت
سے استدلال کر رہے ہیں امام محمدؒ کے ہاں وہ ثقہ ہے جو کوفہ سے باہر دو سو سال بعد گزرا ہے اسے کیا
پتا ہے کہ وہ ثقہ ہے یا نہیں؟۔ (عبدالرشید ارشد نے کہا یہ تمہارا جھوٹ ہے) یہ ہمارا جھوٹ نہیں یہ
ابن ابی حاتم شافعی نے کوفیوں کے خلاف بات کی ہے۔ اور انہوں نے اپنی اس بات کا کوئی ثبوت
بھی پیش نہیں کیا امام محمدؒ امام ہیں۔ ان کے مقابلے میں اللہ رسول کی بات اگر تم پیش کردو کہ انہوں
نے فرمایا ہو کہ محمد بن ابان ضعیف ہے۔ ہم امام محمد کا قول چھوڑ دیں گے لیکن امام محمد کے مقابلے خیر
القرون کے بعد کے آدمی جو پانچویں صدی کا ہو یا ساتویں صدی کا ہو ہم اسے ماننے کے لئے تیار
نہیں ہیں۔ ہم ابن ابی حاتم کے امام، امام شافعیؒ کو نہیں مانتے۔
یاد رکھو اگر محمد بن ابان کو ضعیف ثابت کرنا ہے تو وجہ ضعف بتاؤ۔ اور وہ بھی اہل کوفہ سے
منا کیونکہ اصول یہ ہے کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب تیرے ہمسائے تجھے اچھا کہیں تو تو
اچھا ہے۔ اگر وہ تجھے برا کہیں تو تو برا ہے۔ (1)

کوفہ کے راوی کو کوفہ والے جانتے ہیں یہ باہر بھاگا پھر رہا ہے۔ آ کسی ایک کوفہ والے
سے ثابت کردے کہ یہ راوی ضعیف ہے۔ امام محمدؒ امام ہیں مجتہد ہیں انہوں نے استدلال کیا ہے۔
باقی رہی بات زیلعیؒ کی پہلے یہ زیلعی کی روایت جو اس نے پڑھی ہے اس سے دس کی گنتی پوری
کرے۔ دوسرے اٹھارہ کی نفی ثابت کرے بین السجدتین سے ان اٹھارہ کی نفی نہیں ہوتی اس سے
تو سجدوں کے درمیان رفع یدین کی نفی ہوئی۔ نہ سنت کا لفظ دکھایا ویسے ہی شور مچا رہا ہے کہ سنت

(1)۔ سنن کبریٰ ص ۱۲۵ ج ۱۰

کوئی بات ہے؟۔ میں نے ثابت کردیا کہ ہمارے امام نے سنت کہا ہے۔اس نے بڑے رعب سے کہا تھا کہ اپنے امام سے دکھا۔ میں نے دکھادیا کہ سنت کا لفظ موجود ہے آگے باقیوں کے لئے سنت کی نفی موجود ہے۔

اس نے کہا ہے کہ لوگوں کی نمازیں خراب نہ کرو یہ خراب کا لفظ ارشد کا ہے نہ کہ اللہ کے نبی ﷺ کا اگر یہ اللہ کے نبی ﷺ سے دکھادے کہ انہوں نے فرمایا ہو کہ جو رفع یدین نہ کرے اس کی نماز خراب ہوتی ہے۔

تو دس جگہ پوری کریں نو جگہ والی تو ویسے ہی ان کے ہاں خراب ہے۔ پانچ والی بھی خراب ہے۔ تین والی بھی خراب ہے۔ پھر تو خراب روایتیں کیوں پڑھ رہا ہے؟

اس لئے میں اس سے کہ رہا ہوں لوگوں کا وقت ضائع نہ کرے۔ لوگوں کا دین خراب نہ کرے حدیث پڑھ اور پانچ چیزیں گن کر بتادے کہ یہ دیکھو ایک سے اٹھارہ تک میں نے نفی دکھادی ایک سے دس تک میں نے اثبات دکھادیا، اور اس کے ساتھ سنت کا لفظ دکھائے پھر پڑھ

من احب سنتي فقد احبني.

جب تو سنت ہی نہیں دکھا سکتا تو پھر پڑھتا کیوں ہے۔

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ

یہ یہودیوں کا کام تھا۔ نبی ﷺ کی سنت ہے نہیں اور ویسے ہی ٹھونس رہا ہے۔ پھر تو کل کو کہے گا کہ حضرت ﷺ نے وضو کے بعد بوسہ لیا تھا، یہ سنت ہے۔ تو وضو کر کے نماز پڑھنے نہ آیا کرو پہلے بیوی کا بوسہ لینے جایا کرو۔ پھر تو کہے گا بخاری میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا لہذا یہ سنت ہے پھر ساتھ پڑھ دے گا۔

كان يصلي في نعليه.

حضرت ﷺ جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے۔

پھر کہہ دے گا۔

من احب سنتي فقد احبني.

پہلے دکھا اس لئے جتنا ذکر شافعیوں کی رفع یدین کا اس میں ہے وہ اتنا ہی ہے جتنا جوتے
[illegible] نماز پڑھنے کا ہے۔ اب یہاں سارے جوتیاں اتار کر نماز پڑھتے ہیں یا پہن کر؟۔ (اتار
[illegible] رفع یدین کے بغیر نماز پڑھتا ہے وہ اس طرح ہے جس طرح جوتیاں اتار کر نماز پڑھ رہا
[illegible] اور جو رفع یدین کے ساتھ پڑھتا ہے وہ ایسے ہے جیسے جوتے پہن کر نماز پڑھتا ہے۔
سنت کا لفظ یہ قیامت تک نہیں دکھا سکتا نماز خراب ہوتی ہے۔ یہ لفظ بھی قیامت تک نہیں
[illegible] جب اللہ کے رسول ﷺ نے اس حدیث کو صحیح نہیں کہا تو پھر اسے کیا حق ہے کہ اس
[illegible] صحیح کہے۔

اب بار بار یہ شور مچا رہا ہے کہ ساری امت کا اتفاق ہے ہماری اصول فقہ کی کسی کتاب
[illegible] اصول دکھا دو۔ میں دس لاکھ روپے انعام دوں گا اصول کے لئے اصول کی کتابیں ہوتی
[illegible] لیکن یہ بھی ہمارا یہ اصول لکھا ہوا نہیں ملتا۔ کہتا ہے انہوں نے کتاب مدینے بیٹھ کر لکھی تھی پھر
[illegible] کا نام مدینی نہیں رکھا بخاری رکھ دیا۔

اگر مدینے کی محبت ہوتی تو مدینے کا نام رکھتے بخاری کا نام تو ویسے ہی لیتے ہیں۔ بخاریؒ
[illegible] تمہاری عقل ماردی ہے کہ تمہیں گنتی ہی نہیں آرہی۔ بخاری نے تو تجھے بالکل یتیم کر دیا ہے۔
[illegible] تمہارے منہ پر تھوکنے کے لئے بھی تیار نہیں۔

اٹھارہ کی نفی بخاری سے دکھاؤ۔ دس کا اثبات دکھاؤ۔ اور یہ بتاؤ کہ پانچ دس کیسے بن گئے؟۔ اس کا جواب قیامت تک نہیں دے سکتے، مدینے کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں۔

امام محمدؒ جو امام بخاریؒ سے پہلے گزرے ہیں انہوں نے یہ بات واضح کر دی کہ رفع یدین والی حدیث کے حدیث ہونے میں ہی شک ہے، ایک کہتا ہے کہ نبی ﷺ کی ہے دوسرا کہتا ہے کہ امتی کی ہے۔ پھر وہ امتی خود بھی رفع یدین نہیں کرتا تھا۔

مولوی عبدالرشید ارشد صاحب۔

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم. امابعد.

سچی بات منہ سے نکل ہی جاتی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ امام بخاریؒ تو تمہارے منہ پر تھوکنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کیوں تھوکتے کیونکہ وہ بھی اہل حدیث ہیں اور ہم بھی اہل حدیث ہیں۔ تھوکیں تمہارے منہ میں جنہیں نبی ﷺ کی حدیث اچھی نہیں لگتی۔

مولانا امین صاحب! یہ دیکھو محمد بن ابان جو امام محمدؒ کا استاد ہے۔ ابن ہمام کہتا ہے کان یقلب الاخبار کہ وہ حدیث کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔ تم اس کی حدیث پیش کر رہے ہو۔ تمہارے تعلیق الممجد والے عبدالحی لکھنویؒ، محمد بن ابان پر تنقید کرتے ہوئے اس کو ضعیف کہتے ہیں۔ مولانا اپنوں کی بھی نہیں مانتے ہو، کیا تمہارا علم عبدالحی لکھنویؒ سے بھی بڑا ہو گیا ہے؟۔

تمہیں تو امام ابو حنیفہؒ کا استاد ہونا چاہئے تھا امام ابو حنیفہؒ کو بڑے بڑے کذاب استاد ملے انہیں سے تم بھی ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ زیلعیؒ کی روایت میں رکوع کے بعد رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾

میں تو سمجھتا تھا کہ تم عالم ہو۔ میں نے تمہارے پاس کتاب بھیجی تھی تم عینک لگا کر پڑھ لیتے اس میں لفظ ہے۔

رایت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلوة رفع يديه

حتی یحاذی منکبیه

جس کو تم حتی یحاذی (بسکون الیا) پڑھ رہے تھے۔

تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ حتیٰ کے بعد ان مقدر ہوتا ہے۔

واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع رأسه من الرکوع.

کتاب تمہاری ہے اور پڑھ اہل حدیث رہا ہے۔ تمہیں اپنی کتاب نہیں پڑھنی آتی اس کی

ع لرد مولانا امین صاحب آج اہل حدیث کے سامنے آئے ہو۔ قاضی عبدالرشید تڑپا کر رکھ

۔ کا اس کا معنی رکوع کے بعد رفع یدین کا ہے۔ یہ کتاب لیں اگر اس کا معنی رکوع کے بعد رفع

۔ یں لا نہ ہو تو میں رفع یدین چھوڑ دوں گا۔

آپ نے کہا ہے کہ سنت کا لفظ دکھاؤ میں کہتا ہوں کہ تم نماز شروع کرتے وقت جو رفع

۔ یں کر تے ہوا سے سنت سمجھ کر کرتے ہو۔ مولانا امین صاحب آپ جتنا زور لگائیں کہ ان لوگوں

ا ت سمجھ نہ آئے لیکن آج ان کو بات سمجھ آگئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نماز شروع کرتے وقت جو

لم ۔ ین کرتے ہوا سے اللہ کے نبی ﷺ کی سنت سمجھتے ہو یا نہیں؟۔ اگر سمجھتے ہو تو ایک حدیث دکھا

ا اللہ کے نبی ﷺ نے اسے سنت کہا ہو۔

تم وتروں میں رفع یدین کرتے ہوا سے اللہ کے نبی ﷺ کی سنت سمجھتے ہو ایک حدیث

لیا۔ ا اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہو کہ وتروں میں رفع یدین کرو اور یہ اللہ کے نبی ﷺ کی سنت

میں نے جو نصب الرایہ سے حدیث پیش کی ہے تم نے کہا کہ یہ امام زیلعیؒ نے پہلی تکبیر کی

لم ۔ ین کے بارے میں پیش کی ہے کہ وہ ہمیشہ کی گئی۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ حدیث جو امام زیلعی

۔ اس اس میں کیا صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کا ذکر ہے؟۔ اس حدیث میں نماز

ا۔ ر تے وقت بھی رفع یدین کا ذکر، رکوع جاتے وقت بھی رفع یدین کا ذکر، رکوع سے اٹھتے

ا۔ لم ا، رفع یدین کا ذکر ہے۔ جب یہ موجود ہے تو میں پوچھتا ہوں۔

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

کہتے ہیں صرف تحریمہ کی رفع یدین کا ذکر ہے جس حدیث سے امام زیلعیؒ استدلال کر رہے ہیں اس میں رفع یدین کا ذکر ہے، وہ کیوں نہیں مانتے؟۔اب آپ نے اس کی ترکیب کرنی ہے۔تا کہ پتا چلے کہ مولانا امین صاحب واقعی کچھ علم رکھتے ہیں۔اور انہوں نے واقعی اپنی دلیل کو ثابت کر دیا ہے۔لیکن میرا دعویٰ ہے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں
اس سادگی پہ کیوں نہ مرجاؤں میر
کہ لڑتے ہو اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ابھی تک ایک حدیث بھی پیش نہ کر سکے کہ جس کے اندر یہ ہو کہ اللہ کے نبی ﷺ نے رکوع کرتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین نہیں کی۔

مسجد میں کھڑے ہو کر میں اہل حدیث اعلان کرتا ہوں کہ اللہ کی قسم ہے میں رفع یدین چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔جو صحیح ہو، صریح ہو، مرفوع ہو کہ اللہ کے نبی ﷺ نے رکوع کیا، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت اللہ کے نبی ﷺ نے رفع یدین نہیں کی۔ایک حدیث دکھاؤ میں رفع یدین چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔

میں رفع یدین کے مسئلہ پر اہل حدیث ہوا ہوں رفع یدین کے مسئلہ پر تمہارے ملتان تک کے علماء میرے پاس آئے تھے قاضی عصمت اللہ صاحب، قاضی شمس الدین صاحب، حافظ نور محمد صاحب حافظ آبادی میرے پاس آئے تھے کہ بیٹے رفع یدین چھوڑ دو۔میں نے کہا کہ یہ اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث ہے میں تمہاری بات اللہ کے نبی ﷺ کی جوتیوں پر قربان کر دیتا ہوں اللہ کے نبی ﷺ کی سنت نہیں چھوڑ سکتا۔

میرا خاندان اہل حدیث ہوا، میں ان سے پہلے اہل حدیث ہوا، رفع یدین کی حدیث

ا لہ اہوا۔

مولانا امین صاحب ان لوگوں پر ترس کھائیں صرف خدا کے لئے ایک حدیث دکھادو ن کا معنی ہو۔ حدیث صحیح ہو، صریح ہو، مرفوع ہو، کہ اللہ کے نبی ﷺ نے رکوع جاتے وقت، ارع سے اٹھتے وقت، رفع یدین چھوڑ دی تھی۔ ایک حدیث دکھادو ہم بات ماننے کے لئے تیار اں۔

مجھے معلوم ہے کہ آسمان گر سکتا ہے۔ زمین ریزہ ریزہ ہوسکتی ہے، قیامت آسکتی ہے، لیکن مولانا امین صاحب ایسی حدیث دنیا میں نہیں ہے جو صحیح ہو، صریح ہو، مرفوع ہو، غیر مجروح بھی ہو، اگرچہ تمہارے لڑکے تمہارے کاندھے دباتے رہیں مگر تمہیں حدیث ملنی نہیں ہے۔

میں پھر بخاری سے حدیث سناتا ہوں امام بخاریؒ اہل حدیث کے منہ پر کیوں تھوکیں ان لو پتا ہے کہ یہ اللہ کے نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہیں۔ یہ اللہ کے نبی ﷺ سے محبت ر نے والے ہیں۔

یہ دیکھو امام بخاریؒ کی ایک اور حدیث۔

باب رفع اليدين في التكبيرة الاولى مع الافتتاح الصلوة حدثنا عبد الله بن مسلمه عن مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله كان يرفع يديه حذو منكبيه اذا افتتح الصلوة واذا كبر للركوع واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذالك ايضاً وقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وكان لا يفعل ذالك في السجود.

مولانا امین صاحب آج تمہیں بھاگنے نہیں دینا۔ جہاں بیٹھتے تھے کہتے تھے اپنی رٹی رٹائی ا نیں کرد ان کا کوئی اثبات نہیں، یہ تمہاری اپنی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ اگر جرأت ہے تو پیش کردہ

احادیث کو، ان کو ضعیف ثابت کرو۔ اللہ کی رحمت سے میں سمجھ رہا ہوں۔ لوگ جان چکے ہیں کہ حق کن کے ساتھ ہے، حق اہل حدیث کس ساتھ ہے۔

آ تجھے بتاؤں کہ تقدیر امم کیا ہے

اسی بخاری سے ایک اور حدیث پڑھتا ہوں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ

الذین اصطفیٰ. اما بعد.

قاضی عبدالرشید صاحب ابھی تک ایسی حدیث نہ لا سکے کہ جس میں اٹھارہ کی نفی ہو اور دس کا اثبات ہو۔ کبھی کہتے ہیں کہ ملتان والے میرے پاس آئے ہیں مجھے گنتی پڑھانے۔ تب بھی میں نے گنتی یاد نہیں کی۔ کبھی کہتا ہے فلاں جگہ سے آئے تب بھی میں نے گنتی یاد نہیں کی۔

اب جو روایات یہ امام بخاریؒ سے پڑھ رہا ہے ان روایات کا ان کے مسئلہ سے تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے اس نے خود ہی کہا تھا کہ جو نماز خلاف سنت ہو وہ خراب ہے۔

ان احادیث میں تیسری رکعت کی رفع یدین نہیں آئی، یہ لوگوں کی نمازیں خراب کروا رہا ہے یا حق بتا رہا ہے۔ یہ لوگوں کی نمازیں خراب کرنے آئے ہوئے ہیں۔ ان کو کوئی گنتی ہی پڑھا دیتا اگر یہ میرے پاس ہی داخلہ لے لیتے تو میں کم از کم دس تک گنتی تو ان کو پڑھا دیتا۔

قاضی عبد الرشید صاحب۔

سکول بیٹھ کر ہی جھوٹ بولتے رہے ہو یہاں نہیں بولا جا سکتا۔

مولانا محمد امین صفدرؒ صاحب۔

حساب میں جھوٹ کی بات نہیں ہوتی، اب بھی دس کی گنتی کر دو ورنہ یہ جو روایت پڑھی ہے یہ بھی موطا کے خلاف ہے۔

اب پھر مدینہ سے بھاگ گئے ہیں موطا میں اس روایت میں پانچ دفعہ رفع یدین ہے یہ

بخاری سے پڑھی ہے اس میں نو جگہ ہے دس جگہ نہیں ہے۔

اپنا دین بھی خراب کیا اور مسئلہ بھی حل نہ ہوا۔ میں دس والی مانگ رہا ہوں یہ نو والی پیش کر

۹۔ پھر یہ کہ امام بخاریؒ مالکؒ سے نقل کر رہے ہیں امام مالکؒ کی کتاب موطا موجود ہے۔

پانچ دفعہ ہے ایک پہلی تکبیر کی اور چار دفعہ رکوع سے اٹھنے کی۔

یہ وہاں جا کر دس کیسے ہو گئی یہاں (موطا میں) رفع یدیہ تھا وہاں (بخارا) جا کر ہو رفع

دہم ہو گیا۔ یہ باتیں مدینے کی کتاب موطا کے خلاف ہیں۔ آج تک یہ شور مچاتے رہے کہ ہم

مدینے والے ہیں۔ آج مدینے سے ایسا بھاگا ہے کہ پیچھے رخ کرنے کا نام ہی نہیں لیتا کہ مدینے

کی کتاب بھی کھول کر دیکھ لے کہ وہاں کیا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے یہ جو کچھ بھی پڑھ رہا ہے اس میں

روایت بھی اس کے دعویٰ کے مطابق نہیں۔ سنت کا لفظ بھی نہیں دکھا سکا۔

پھر میں نے کہا تھا کہ نصب الرایہ میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع

کا لفظ نہیں ہے وہ مان گیا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ترکیب تو نے خود نے کرنی ہے۔

اب یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے اس نے جو کچھ بھی پڑھا تھا بالکل غلط پڑھا تھا۔ ترجمہ

غلط کیا تھا وہاں رفع یدیہ کا لفظ یہ نہیں دکھا سکا۔ مرزا قادیانی کی روح اس میں گھسی ہوئی ہے، جھوٹ

بولنے سے باز نہیں آ رہا اور شور ڈالے جا رہا ہے۔ اور ایک حدیث بھی اپنے مطلب کی نہیں پڑھ رہا

ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ جس دن تو اہل حدیث ہوا تھا کیا تو نے گنتی کی تھی کہ دس جگہ رفع یدین

ہے۔ اور غیر مقلد ہوئے عرصہ بیت گیا ہے ابھی تک گنتی تجھے نہیں آئی۔ آج تک تیری نماز

خراب ہے۔ جو کسی حدیث سے مل ہی نہیں رہی۔

میں نے کہا سنت کا لفظ حدیث سے دکھاؤ۔ تو پھر بھی امام زیلعیؒ کی طرف بھاگ رہا ہے

کبھی مولانا عبدالحی لکھنویؒ کی طرف بھاگ رہا ہے۔ آگے پیچھے کہتا پھرتا ہے کہ ہم کسی امتی کی

بات نہیں مانتے آج انہیں اگر بھولا ہوا ہے تو رب بھولا ہوا ہے۔ اور بھولا ہوا ہے تو رسول ﷺ

بھولے ہوئے ہیں، آج انہیں رب ورسول ﷺ یاد ہی نہیں آرہا کہ ایک حدیث ہی ایسی پڑھ دیں جس میں اٹھارہ جگہ کی نفی، دس کا اثبات، سنت کا لفظ اور ساتھ ہمیشہ کا لفظ ہو۔ جو اس طرح نماز نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اور اس حدیث کو اللہ یا اس کے رسول ﷺ نے صحیح کہا ہو۔

کہلاتا اہل حدیث ہے اور قول ابن ہمام کا پیش کرتا ہے۔ یہ تو رائے پرست آدمی کہاں سے آ گیا ہے۔ یہ تو اہل حدیث ہے ہی نہیں۔ کبھی یہ ابو حاتم کی رائے پیش کرتا ہے۔ کبھی کسی اور کی رائے۔

کیا اس کے پاس اس کی سند ہے کہ محمد بن ابان کب پیدا ہوا؟۔ اور جو اس پر جرح کر رہا ہے۔ کیا اس نے ساری عمر میں کبھی اس کو دیکھا بھی ہے؟۔ جس نے ساری عمر اسے (محمد بن ابان) کو دیکھا ہی نہیں اسے (ابن ابی حاتم) کو کیسے پتا ہے کہ وہ صحیح ہے یا ضعیف ہے۔

کوئی اپنے مذہب کی حمایت میں اسے ضعیف کہہ دے تو یہ اس کی اپنی بات ہے۔ یہ اپنا اپنی نہیں ثابت کر سکتا اور غصہ مولوی صاحب پر آ رہا ہے کہ امام صاحب کے استاد کو کذاب کہا گیا ہے۔

خدا کے بندے انسان دیکھ کر بات کرتے ہیں۔ اسی بخاری میں ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹوں کا ذکر ہے۔(۱) اب میں پوچھتا ہوں قرآن ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کہتا ہے

---

(۱)۔ بخاری میں جو قیامت میں شفاعت کے بارے میں لمبی حدیث ہے اس میں ہے کہ جب لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کریں تو وہ فرمائیں گے

ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله وانی قد کنت کذبت ثلث کذبات ۔

ترجمہ۔ آج میرا رب اس قدر غضب میں ہے کہ اس سے پہلے اس قدر غضبناک نہیں ہوا نہ اس کے بعد ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ (بخاری ص ۶۸۵ ج ۲)

ثالث صدیقًا نبیًا بخاری کہتی ہے کہ انہوں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ اب تو

اسی طرح مسلم شریف میں ہے

حدثنی ابو الطاهر قال اخبرنا عبدالله بن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریره ان رسول الله ﷺ قال لم یکذب ابراهیم قط الا ثلاث کلمات ثنتین فی ذات الله قوله انی سقیم ، وقوله بل فعله کبیر هم هذا وواحدة فی شان سارة فانه قدم فی ارض جبار ومعه سارة کانت احسن الناس فقال لها ان هذا الجبار ان یعلم انک امراتی یغلبنی علیک فان سألک فاخبریه انک اختی فانک اختی فی الاسلام فانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضه راها بعض اهل الجبار اتاه فقال لقد قدمت ارضک امراة لا ینبغی لها ان تکون الا لک فارسل الیها فاتی بها قام ابراهیم الی الصلوة فلما دخلت علیه لم یتمالک ان بسط یده الیها فقبضت یده قبضة شدیدة فقال لها ادعی الله ان یطلق یدی لا اضرک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضة الاولیٰ فقال لها مثل ذالک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبض الاولیین فقال ادعی الله ان یطلق یدی فلک الله ان لا اضرک ففعلت واطلقت یده وما الذی جاء بها فقال له انک اتیتنی بشیطان ولم تأتنی بانسان فاخرجها من ارضی واعطها هاجر قال فاقبلت تمشی فلما را ها ابراهیم علیه السلام

اہل قرآن بن کر ابراہیم علیہ السلام کو سچا کہے گا یا اہل حدیث بن کر جھوٹا؟۔ابراہیم علیہ السلام کے لئے

انصرف فقال لها مهيم قالت خيرا كف الله يد الفاجر واخدم خادما قال ابو هريرة فتلك امك يا بني ماء السماء. (مسلم ص ۲۶۱ ج ۲)

ترجمہ۔ بیان کیا مجھے ابوطاہر نے وہ فرماتے ہیں کہ خبر دی ہمیں عبداللہ بن وہب نے وہ فرماتے ہیں کہ خبر دی مجھے جریر بن حازم نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم نے نہیں جھوٹ بولے مگر تین دو اللہ کی ذات میں ایک ان کا قول انی سقیم اور دوسرا اُن کا قول بل فعلہ کبیرھم ھذا اور ایک سارہ کے بارے میں کہ جب وہ ظالم حکمران کی زمین میں پہنچے اور ان کے ساتھ سارہ تھی جو لوگوں میں سے سب سے خوبصورت تھی پس ابراہیم نے سارہ کو فرمایا اگر اس ظالم کو یہ معلوم ہو گیا کہ تو میری بیوی ہے تو یہ مجھ پر تیرے بارے میں غالب آجائے گا (تجھے لے لے گا) پس اگر وہ تجھ سے پوچھے تو تو اس کو بتانا کہ تو میری بہن ہے اس لئے کہ تو اسلام میں میری بہن ہے اور میں نہیں جانتا تیرے اور اپنے علاوہ کسی مسلمان کو پس جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کی زمین میں داخل ہوئے تو اس ظالم کے کارندوں نے دیکھ لیا تو وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ تیری زمین میں ایسی عورت داخل ہوئی ہے کہ اس کے لئے مناسب نہیں ہے مگر یہ کہ وہ تیرے لئے ہو پس اس نے اس کو اس کی طرف بھیجا وہ حضرت سارہ کو لے آیا، حضرت ابراہیم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پس جب سارہ اس پر داخل ہوئی تو وہ ان کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکا اور اس کا ہاتھ شل ہو گیا تو اس نے سارہ کو کہا کہ اللہ سے دعا کر کہ میرا ہاتھ ٹھیک کر دے میں تجھے تکلیف نہیں پہنچاؤں گا پس انہوں نے دعا کی وہ ٹھیک ہو گیا تو اس نے دوبارہ ارادہ کیا تو پھر پہلے سے زیادہ ہاتھ شل ہو گیا، پھر اس نے ویسے ہی کہا تو انہوں نے دعا کی پھر اس نے ایسے ہی کیا تو ہاتھ پہلی دونوں مرتبہ

ال ،بخاری میں کذب کا لفظ آ رہا ہے اس سے زیادہ اونچا ثبوت تیرے لئے کہیں نہیں ہوگا۔ جو
لاب کا معنی یہاں کرے گا وہی وہاں بھی کر لینا۔

ایک حدیث ثابت کر دے پھر یہ کہ یہ دس کا اثبات ہے اٹھارہ کی نفی ہے۔ ایک حدیث
بھی پیش نہیں کر سکا۔ اور جو پیش کی ہے اس کی تصحیح بھی نہیں دکھا سکا۔ امتیوں کے اقوال پیش کر رہا
ہے شاید کل کلمہ بھی یہ پڑھے گا لا الہ الا اللہ بخاری رسول اللہ۔ بخاری نے پھر بھی یہی کہنا
ہو کہ لوہیں، تیری نماز پھر بھی خراب ہی ہے۔ لہذا اس طرح دھوکہ نہ دو۔

پانچ، چار والی نہ پڑھو اٹھارہ کی نفی والی پڑھو، دس کے اثبات والی پڑھو، سنت کا لفظ ہو،
صحیح کا لفظ ہو اور اس کے بعد اللہ یا اس کے رسول ﷺ نے اس کو صحیح کہا ہو۔ اور جو اس طرح نماز نہ
پڑھے اس کی نماز کو حضور ﷺ نے خراب کہا ہو۔

ہم قاضی ارشد کا کلمہ نہیں پڑھتے۔ اللہ کے نبی ﷺ کا نام لے کر آج تک دنیا کے سامنے
جھوٹ بولتے رہے ہو۔ اللہ کے نبی ﷺ سے ثابت کر دو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں چار رکعتیں
تمہاری طرح ادا کروں گا۔ اگر ثابت کر دو لیکن تم قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔

دیکھو اصول بھی کوئی چیز ہے اگر یہ اٹھارہ کی نفی نہیں دکھا سکتا تو تو پھر اسے نو کی نفی مانگنے کا
کیا حق ہے؟۔ یہ سجدوں کی نفی نہیں دکھا سکا روایت میں ہے کـان لا یـفـعـل ذالک فـی

سے زیادہ شل ہو گیا پس اس نے کہا کہ میرے لئے دعا کرتا کہ میرا ہاتھ درست
ہو جائے میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا پس اس نے
دعا کی تو ہاتھ ٹھیک ہو گیا تو اس نے اس کو بلایا جو سارہ کو لایا تھا اور کہا تو میرے پاس
شیطان کو لے آیا ہے انسان کو نہیں لایا پس اس کو میری زمین سے نکال دے اور اس کو
ھاجرہ دے دے پس سارہ واپس لوٹیں پس جب ابراھیم نے دیکھا تو پھرے اور فرمایا
کہ کیا حال ہے تیرا اس نے کہا اچھا ہے اللہ نے فاجر کے ہاتھ کو روک دیا ہے اور اس
نے خادمہ بھی دی ہے پس فرمایا ابو ہریرہ نے اے بنی ماء السماء یہ تمہاری ماں ہے۔

السجود کہ سجدے کے اندر پڑے ہوئے ہاتھ نہیں اٹھائے۔ جو اس کا یہ معنی کرتا ہے کہ سجدے جاتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اسے فی کا معنی ہی نہیں آتا۔

سجدوں میں آپ سبحان ربی الاعلی پڑھتے ہو۔ کان لا یفعل ذالک فی السجود کا مطلب یہ ہے کہ سجدوں میں سبحن ربی الاعلی پڑھتے وقت ہاتھ نہیں اٹھانے۔ اس کا ترجمہ اسے آتا ہی نہیں اور ترجمہ کر رہا ہے سجدے جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ سجدے سے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ یہ اس طرح کرتا ہے پھر بھی اٹھارہ کی نفی پوری نہیں ہوئی، نہ ہمیشہ کا لفظ دکھا سکا کبھی مولانا عبدالحیؒ صاحب کا نام لیتا ہے۔ دکھانا تو اللہ کے نبی ﷺ سے ہے۔

مولوی عبدالرشید ارشد صاحب۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم. اما بعد.

مولوی صاحب بار بار گنتی کی بات کر رہے تھے کہ ملتان سے علماء گنتی پڑھانے آئے مگر پھر بھی نہ پڑھی۔ مولوی صاحب آپ گنتی پڑھتے جائیں اور پہلی جماعت کو پڑھاتے جائیں ہم تمہیں حدیثیں پڑھاتے جاتے ہیں۔

ہم سمجھتے تھے کہ مولانا کی قوت سماع مضبوط ہو گئی ہے کہ مناظر آدمی ہیں ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہتے ہیں کہ دس والی گنتی پوری نہیں کی۔ الحمد للہ میں نے پہلی ٹرن کے اندر گنتی پوری کی تھی۔ مولانا کیسٹ سن لیں۔ خدا کے لئے کیوں جھوٹ بول رہے ہو۔

تم انکو شاباش دو لیکن انہیں کچھ بھی پڑھنا نہیں آتا کیونکہ اہل حدیث کے سامنے آئے ہیں۔ مولانا امین صاحب نے بار بار یہ بات دہرائی ہے کہ سنت کا لفظ نبی ﷺ سے نہیں دکھایا۔ میں پوچھتا ہوں کہ جس کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ یہ کہیں کہ یہ میری سنت ہے کیا اسے ہی سنت کہا جائے گا؟۔ جن جن سنتوں کو تم سنت سمجھتے ہو کیا وہاں وہاں اللہ کے نبی ﷺ سے تم سنت کا لفظ دکھا سکتے ہو۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنی غلط اور کچی باتیں۔ جن کو تم سنت مانتے ہو وہاں اللہ کے

ا ﷺ ے سنت کا لفظ بھی نہیں دکھا سکتے پھر بھی انکو سنت مانتے ہو۔ اگر تو سنت اس کو کہا جاتا ہے

ا ں ے متعلق اللہ کے نبی ﷺ نے خود سنت کا لفظ استعمال کیا ہو۔ پھر یہ بات تم کر سکتے ہو کہ

ا) جاتے وقت رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین پر اللہ کے نبی ﷺ نے سنت کا لفظ نہیں بولا

ہ اگر سنت پر اللہ کے نبی ﷺ سے لفظ سنت ملتا ہو پھر تو تم اعتراض کر سکتے ہو۔

نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرنا اس کو تم بھی سنت مانتے ہو اس پر سنت کا لفظ اللہ

ہ ﷺ سے دکھاؤ۔ وتروں میں رفع یدین کرتے ہو وہاں بھی سنت کا لفظ اللہ کے نبی ﷺ سے

لما اا ور نماز عیدین کے اندر چھ زائد تکبیروں کے ساتھ تم جو رفع یدین کرتے ہو اس پر بھی سنت کا

لفظ اللہ کے نبی ﷺ سے دکھاؤ۔

اور مجھے پتا ہے کہ قیامت آ سکتی ہے لیکن یہاں پر اللہ کے نبی ﷺ سے سنت کا لفظ نہیں

لما سلتے۔ وہاں سنت مانتے ہو۔ لیکن سنت کا لفظ اللہ کے نبی ﷺ سے نہیں دکھا سکتے۔ پھر میں نے

اں ے پوچھا ہے کہ آپ اپنے امام، امام زیلعیؒ کی کتاب کو بھی چھوڑ گئے ہیں۔ اب تو اپنے گھر کو

بھی چھوڑ گئے ہیں اب انہوں نے نصب الرایہ کا نام نہیں لینا ہے۔ کیونکہ وہ انہیں منوا گئے ہیں کہ

ماز شروع کرتے وقت کی رفع یدین بھی ہمیشہ رکوع جاتے وقت کی رفع یدین بھی ہمیشہ۔

انہوں نے اعتراض کیا تھا میں نے کہا تھا ترکیب کر دو خود بخود مسئلہ حل ہو جائے گا۔ انہوں

لے نہ ترکیب کی نہ کرنی ہے کیونکہ معلوم ہے کہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اہل حدیث سچے ہیں۔

امین صاحب! آپ کہہ رہے تھے جھوٹ بول رہا ہے اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی

روح آئی ہوئی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ہو تمہارا اور روح میرے اندر آ جائے؟۔

میں سمجھتا تھا مولانا امین صاحب الف سے ہے، معلوم ہوتا ہے کہ عین کے ساتھ ہے۔

امین صاحب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ حنفی تھا۔ آؤ! میرے ساتھ اس موضوع پر

مناظرہ کرو۔ امین صاحب میں ثابت کروں گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی حنفی تھا۔ اب تمہارے میں

جائے میرے اندر کیوں آئے۔ باقی رہی یہ بات کہ امام ابوحنیفہؒ کا استاد کذاب تھا۔ مجھے کہنے کی کیا ضرورت ہے امام ابوحنیفہؒ خود فرماتے ہیں کہ میرا فلاں استاد کذاب تھا۔

ما رأیت اکذب من جابر الجعفی.

ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں میں نے بڑے بڑے کذاب دنیا میں دیکھے ہیں مگر جابر سے بڑا کوئی کذاب دنیا میں نہیں دیکھا۔

میں نے یہی بات کہی تھی کہ کاش تم بھی ان کے استاد ہوتے کیونکہ وہ بھی جھوٹ بولتے تھے اور تم بھی بول رہے ہو۔ تمہیں اتنا پتا بھی نہیں لگتا کہ میں نے بخاری سے پہلی ٹرن میں دس جگہ کی رفع یدین ثابت کی ہے۔

اب یہ کہا ہے کہ تم نے لا الـه الا الله بـخـاری رسـول الله پڑھا ہے۔ میں نے محـمـد رسول الله کا کلمہ پڑھا ہے۔ ابوبکرؓ کا بھی نہیں پڑھا۔ کروڑوں ابوبکر محمد رسول اللہ ﷺ پر قربان میں نے محمد رسول اللہ ﷺ پڑھنے کے بعد کسی نبی کا کلمہ بھی نہیں پڑھا ہے۔

تمہیں معلوم ہی نہیں کہ میرا عقیدہ کیا ہے۔

نحن الذین بایعوا محمداً.

ہم اہل حدیث ہیں الحمدللہ اللہ کے نبی ﷺ کی بات کی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھنے کے بعد کسی کا کلمہ نہیں پڑھتے۔

تمہارے حنفیوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے لا الـه الا الله اشـرف علی رسـول الله میری کسی کتاب میں دکھادو میں نے بخاری کا کلمہ پڑھا ہو۔ میں تمہاری کتاب سے دکھاتا ہوں کہ تم نے پڑھا ہے لا اله الا الله اشرف علی رسول الله. اللهم صل علی محمد پڑھنے کی بجائے اللهم صل علی اشرف علی پڑھا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ دس۔ نو تو مان گئے ہو۔ دس بھی مان جاؤ گے کیونکہ بخاری پیش کی ہے۔

آ! بخاری سے ایک اور حدیث سناؤں تاکہ ایمان تازہ ہو جائے۔ اے اللہ میں مولانا امین صاحب

ا ل ا و ں کے سامنے تیرے نبی ﷺ کی سنتوں کو واضح کر رہا ہوں۔ اور تیرے گھر میں کھڑے ہو کر
،، سامنے باتیں کہہ رہا ہوں تو گواہ رہ کہ میرے نبی ﷺ کی سنت انہوں نے دکھا دی ہے۔ وہ
اس مانتے تو نہ مانیں۔

حدثنا اسحق الواسطی قال حدثنا خالد بن عبدالله عن خالد عن ابی قلابة انه رای مالک بن الحویرث اذا صلّٰی کبر ورفع یدیه واذا اراد ان یرکع رفع یدیه واذا رفع راسه من الرکوع رفع یدیه وحدث ان رسول الله صنع هکذا.

حضرت مالک بن الحویرث ؓ کو ان کے شاگرد قلابہ نے دیکھا فرماتے ہیں کہ میں مالک بن الحویرث ؓ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھتے تو تکبیر کہتے رفع یدین کرتے، جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے رفع یدین کرتے، جس وقت اپنا سر رکوع سے اٹھاتے رفع یدین کرتے اور فرماتے ہیں کہ حدث ان رسول الله ﷺ فعل هکذا. میرے استاد مالک بن الحویرث ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایسے کیا ہے۔

یہ میں نے بخاری سے پڑھ کر سنایا ہے۔ امین صاحب! تمہاری ھدایہ میں لکھا ہوا ہے کہ مالک بن الحویرث ؓ کی حدیث جو جلسہ استراحت کے متعلق ہے محمول علی الکبر. مالک بن الحویرث ؓ کی اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ بڑھاپے کی حالت میں ملاقات ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بڑھاپے کی حالت میں اللہ کے نبی ﷺ کو رفع یدین کرتے ہوئے مالک بن الحویرث ؓ نے دیکھا ہے۔

مالک بن الحویرث ؓ ۹ ہجری میں مسلمان ہوئے ہیں اور ۱۰ ہجری میں رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی ہے۔ اور تم تو نبی پاک ﷺ کی وفات کے ویسے ہی قائل نہیں ہو۔ مالک بن الحویرث ؓ نے اللہ کے نبی ﷺ بڑھاپے کے اندر دیکھا اور اللہ کے نبی پر ایمان اس وقت لائے

جب میرے نبی ﷺ دنیا سے جانے والے تھے۔ مالک بن الحویرث ؓ فرماتے ہیں کہ ان رسول اللہ ﷺ فعل ھکذا۔ اور یہ مالک بن الحویرث ؓ کون ہیں۔

آمیں تجھ کو بتاؤں تقدیر اہم کیا ہے

مالک بن الحویرث ؓ مدینے گئے ساتھ اور جوان بھی ہیں تین دن مدینے رہتے ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ کی نمازیں دیکھتے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفٰی و الصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

الحمد للہ یہ بات بھی ثابت ہوگئی ہے کہ انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ سے سنت کا لفظ نہیں دکھایا۔ الٹا مجھے کہتے ہیں کہ جنہیں تو سنت کہتا ہے تو بھی سنت کا لفظ دکھا۔

ہمارے دلائل تو چار ہیں، جب ہمارا امام سنت کہے گا ہم اسے سنت کہیں گے۔ اور سنت کا لفظ میں نے موطا امام محمدؒ سے پڑھ کر دکھا دیا ہے۔ ہاں اس کے خلاف اگر تم اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث دکھا دو کہ سنت نہیں ہے تو ہم امام کا قول چھوڑ دیں گے۔

یہ بات کہ مالک بن الحویرث ؓ آخری عرصہ میں ایمان لائے اور انہوں نے رسول پاک ﷺ کی رفع یدین دیکھی۔ یہ کہ آخری دور میں ایمان لائے اس کی کوئی صحیح سند ثابت کر دو۔

دوسری یہ کہ صحاح ستہ، نسائی میں ذکر موجود ہے کہ انہوں نے کہاں کہاں رفع یدین دیکھی۔

عن مالک بن الحویرث انه رای النبی ﷺ رفع یدیه فی صلوته واذا رکع واذا رفع رأسه واذا سجد واذا رفع رأسه من السجود حتی یحاذی بهما.

(نسائی ص ۱۶۵ ج ۱)

انہوں نے رسول پاک ﷺ کی رفع یدین دیکھی سجدے جاتے ہوئے بھی اور سجدوں
سے اٹھتے ہوئے بھی دیکھی۔

۱۶ جگہ کی رفع یدین یہ بھی نہیں کرتے تو مالک بن الحویرث ﷺ کی بات تو انہوں نے بھی
نہ مانی پھر یہ جو تیسری رکعت سے اٹھ کر رفع یدین کرتے ہیں وہ کہیں نہیں دیکھی۔ پھر مالک بن
الحویرث ﷺ کو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب آپ جائیں تو نماز سکھائیں۔ انہوں نے بخاری
۱۰۰ صفحے سے آگے کبھی دیکھی ہی نہیں ہے۔ ۱۱۳ صفحہ پر مالک بن الحویرث ﷺ کی روایت موجود
ہے انہوں نے جا کر نماز سکھائی وہاں تکبیر کا ذکر ہے رفع یدین کا سرے سے ذکر ہے ہی نہیں۔

حضرت مالک بن حویرث ﷺ نے جا کر نماز سکھائی وہ بخاری کے ہی صفحہ ۱۱۳ پر موجود
ہے اس میں سرے سے رفع یدین کا ذکر موجود ہی نہیں۔ اس میں یہی ہے [1]۔ اسمیں تکبیر کا ذکر

(۱). حدثنا نعمان ابو النعمان قال حدثنا حماد عن ایوب عن
ابی قلابة عن مالک بن حویرث قال لاصحابه الا انبئكم صلاة
رسول الله ﷺ قال وذالک فی غیر حین صلوة فقام ثم رکع
فکبر ثم رفع رأسه فقام هنية ثم سجد ثم رفع رأسه هنية ثم
سجد ثم رفع رأسه هنيةثم سجد ثم رفع رأسه هنية فصلی
صلوة عمر بن سلمه شيخنا هذا قال ايوب كان يفعل شيئاً لم
ارهم يفعلونه كان يقعد فی الثالثة او الرابعة فاتينا النبی ﷺ
فاقمنا عنده فقال لو رجعتم الی اهاليكم صلوا صلوة كذا فی
حين كذا صلوا صلوة كذا فی حين كذا فاذا حضرت الصلوة
فليؤن احدكم واليؤمكم اكبر كم.

ترجمہ۔ بیان کیا ہم سے ابونعمان نے انہوں نے فرمایا بیان کیا ہمیں حماد نے ایوب سے

ہے، سرے سے رفع یدین کا ذکر ہے ہی نہیں۔ حضرت مالک بن الحویرث ؓ کی روایت اگر مانتے ہو اور اسے دسویں مجری اور نویں مجری بنا رہے ہو پھر تو تم نے سولہ جگہ نماز خراب کر لی ہے۔

مالک بن حویرث ؓ کی حدیث میں سجدوں کی رفع یدین دکھا دو پانچصد روپے ابھی انعام دیتا ہوں۔ اگر مالک بن حویرث ؓ کی حدیث میں تیسری رکعت کے شروع کی رفع یدین دکھا دیں تو میں پانچ صد روپے انعام ابھی دیتا ہوں۔

میں یہی دیکھ رہا ہوں کہ اس بے چارے کو سرے سے گنتی آتی ہی نہیں ہے۔ نہ اٹھارہ کی نفی دکھا سکا ہے نہ دس کا اثبات، نہ سنت کا لفظ۔ کہتا ہے کہ میں نے پہلی دفعہ دس کی گنتی پوری کر دی تھی۔ اس پر جو میں نے اعتراض کئے تھے ان کا جواب نہیں دیا۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا تھا کہ یہ صحیح ہے ہی نہیں۔ مدینے والے نے فرمایا تھا کہ یہ فعل ہے حدیث نبوی نہیں ہے۔ اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ ان کے پاس کوئی چیز ہے ہی نہیں۔

اب کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا تھا۔ یہ کسی نے بیداری کی حالت میں پڑھا تھا یا خواب کی حالت میں پڑھا تھا؟۔ (خواب کی حالت میں)۔ اسے جب خواب میں احتلام ہوتا ہے تو کیا یہ صبح کو اپنے آپ کو سنگسار کروانے کے لئے جاتا ہے؟۔ ورنہ یہ کہیں مرا ہوا پڑا ہوتا۔

الحمدللہ ہمارے عمل پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ اب خوابوں کی طرف بھاگ رہا ہے۔ میں اسے پوچھتا ہوں کہ اگر اس کا اتنا ہی مطالعہ ہے تو یہ بتائے کہ یہ جو وہابن نصرت بیگم مرزا کے گھر

انہوں نے ابو قلابہ وہ مالک بن حویرث ؓ سے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز سے آگاہ نہ کروں۔ فرمایا اور یہ نماز کے وقت کے غیر میں تھا۔ پس کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا پس تکبیر کہی پھر رکوع سے سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے کچھ دیر، پھر سجدہ کیا پھر اپنے سر کو کچھ دیر کے لئے اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر اپنے سر کو کچھ دیر کے لئے اٹھایا۔

الی تھی؟ وہ کیوں آئی تھی۔ یہ محمود کی ماں نصرت بیگم وہابن (غیر مقلد) تھی۔ اس کا سسر میر ناصر
علی، وہابی تھا۔ نکاح کیوں دیا تھا؟۔ ہو سکتا ہے کہ وہ رفع یدین کرنے لگ گیا ہو۔
نکاح نذیر حسین نے پڑھایا تین روپے اور ایک جائے نماز لے کر۔ اب بھی یہ کہہ رہا ہے
تمہارا ہے۔ نکاح تم پڑھو تم، لڑکیاں تم دو، نصرت اس کی روح تم میں ڈالنے کے لئے کھینچ کر
رکی ہوتی۔ یہ فضول باتیں کر رہا ہے۔
بات یہ کریں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں اس نے یہ کہا ہے کہ وہ نو
ہجری میں تشریف لائے۔ یہ ہجری کی صحیح سند دکھادے۔

نمبر ۲۔

تیسری رکعت کی رفع یدین دکھادے۔ پانچ صد روپے انعام۔ ورنہ اس کا تو اس پر عمل
ہی نہیں ہے۔

نمبر ۳۔

ان سے سجدوں کی رفع یدین کی نفی دکھادے۔ اور یہ دکھا سکتا ہی نہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ
اس حدیث (مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ والی) پر عمل کرتا ہے یا نہیں؟۔ میں اسے یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر
تجھ کو گنتی آتی ہوتی تو تو ایک حدیث پڑھتا جس میں تیرا عمل ثابت ہو جاتا۔ کبھی شافعیوں کے پیچھے
بھاگ رہا ہے اور لوگوں کو کہہ رہا ہے کہ میں نبی ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں۔
نبی پاک ﷺ کی حدیث تیرے موافق ابھی تک ایک بھی نہیں نکلی۔ معلوم ہوا کہ تو جھوٹا
اہل حدیث ہے۔ اگر تو سچا اہل حدیث ہوتا تو ایک حدیث سنا دیتا اور اشارہ کی نفی گن کر دکھا دیتا،
اس کا اثبات گن کر دکھا دیتا، سنت اور ہمیشہ کا لفظ دکھا دیتا، جو اس طرح رفع یدین نہیں کرتا اس کی
اعراب ہے یہ بھی دکھا دیتا، اور اس حدیث کو اللہ یا رسول ﷺ سے صحیح ثابت کرتا۔
جب تم ہمیں کہتے ہو کہ تمہیں اور کوئی بات کرنے کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ تو جس کو اللہ یا
رسول ﷺ نے صحیح نہیں کہا ہے تمہیں کیا حق ہے کہ تم اس کو پیش کرو۔ یہ رائے پرست معلوم نہیں

کہاں سے آ گیا ہے؟۔ ویسے کہہ رہا ہے کہ میں اہل حدیث ہوں، میں اہل حدیث ہوں۔

اہل حدیث تو تب ہو کہ حدیث سے ثابت کر دے۔ اس کے نزدیک حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی نماز بھی غلط ہے کیونکہ اس میں تیسری رکعت کی رفع یدین نہیں آئی۔ یہ واضح کرے کہ یہ خلاف سنت ہے یا نہیں۔ یہ نماز خراب ہے یا نہیں؟۔ اس میں سجدے کی رفع یدین آئی ہے جو یہ نہیں کرتا۔ تو ان کے نزدیک اس کی نماز خراب ہوئی۔ اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے سجدوں کی رفع یدین کی حدیث یہ قیامت تک نہیں دکھا سکتا۔

خدا کے بندو! شہر میں بیٹھے ہوا سے کہو کہ جا کر گنتی پڑھ لے۔ اور اٹھارہ کی نفی اور دس کا اثبات ہمیں دکھا دے۔ جس کے لئے ہم ترس رہے ہیں۔ ساری دنیا میں جھوٹا اہل حدیث پھر رہا ہے۔ لیکن حدیث ایک بھی نہیں دکھا سکتا۔ جس میں اٹھارہ کی نفی ہو، دس کا اثبات، سنت کا لفظ ہو، ہمیشہ کا لفظ ہو، اور جو اس طرح نماز نہیں پڑھتا اس کی نہیں ہوتی یہ قیامت تک نہیں دکھا سکتا۔

اور اس حدیث کو دلیل شرعی اللہ یا رسول ﷺ سے ثابت کرے۔

یہ امت پرست پتا نہیں کہاں سے آ گیا ہے۔ ویسے کہتا ہے کہ میں نبی ﷺ کے مقابلے میں کسی نبی کا کلمہ بھی نہیں پڑھتا کیا ابن ہمامؒ تیرا نبی ہے؟۔ جس کا قول تو پیش کر رہا ہے۔ زیلعیؒ تیرا نبی بن گیا ہے جس کا قول ہمارے سامنے تو پیش کر رہا ہے؟۔ ابراہیم علیہ السلام کا کلمہ نہیں پڑھتا لیکن ابن ہمامؒ کا کلمہ پڑھ رہا ہے۔

شاید یہ پھر بھاگ رہا ہے خواب پر اعتراض کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو سنگسار ہونے کے لئے تو پیش کر۔ خواب میں جو احتلام ہوتا ہے وہ اپنی بیوی سے تو نہیں ہوتا کسی اور کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے اپنے آپ کو چوک میں کھڑے ہو کر سنگسار کرواؤ۔ تا کہ معلوم ہو کہ مناظر صاحب آ گئے ہیں اور خوابوں پر اعتراض کرتے پھر رہے ہیں۔

میں واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دس ماہ بھی لگا آئے تو حدیث پیش نہیں کر سکتے۔ یہ جو کہتے ہیں ہمارے پاس ۴۰۰ احادیث ہیں۔ ہمارے پاس ۲۰۰ احادیث ہیں۔ ہمارے پاس ۱۰۰

ہمارے پاس ۴۰ احادیث ہیں۔ آج انہیں ایک حدیث بھی نہیں مل رہی ہے۔ ایک بھی نہیں مل رہا۔

مولوی عبدالرشید ارشد صاحب۔

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم. امابعد.

مولانا امین صاحب کتابوں کو تھپڑ مارنا شروع ہو گئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کتابیں دلائل نہیں کر رہی ہیں۔ اور یہ دو آدمی تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرائے پر لائے گئے ہیں۔

مولانا آپ نے بار بار یہ بات کی ہے کہ اشارہ جگہ کی نفی پیش کرو۔ مولانا کو ابھی تک یہ بھی پتا نہیں کہ عدم ثبوت عدم ذکر کے لئے نہیں ہوتا۔ (کسی نے لقمہ دیا تو کہا) عدم نفی کی دلیل نہیں ہوتا (حضرت کے ہنسنے پر کہتا ہے) مولوی صاحب کو سمجھ آ گئی ہے ہنس رہے ہیں۔ اب مولوی صاحب اعتراضات پر آ گئے ہیں۔ کیونکہ ان کی عادت ہے انہوں نے کوئی ایسی بات کر دینی ہوتی ہے کہ نصرت کا نکاح مرزا غلام احمد قادیانی سے ہوا ہے۔

مولوی صاحب ایمانداری کی بات ہے مسجد میں بیٹھے ہو ہمیں کتاب میں سے دکھا دیں کہ مرزا قادیانی سے نصرت کا نکاح اس کے دعویٰ نبوت کے بعد ہوا ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اس کے دعویٰ نبوت کے بعد ہوا۔

قاضی عبد الرشیدصاحب۔

آپ یہ دکھا دیں ہم مان لیں گے۔ آپ نے اپنی بیٹی صفیہ بیگم کا نکاح غیر مقلد سے کر دیا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ جھوٹ ہے ثابت کرو۔ (۱)

قاضی عبد الرشید ارشد صاحب۔

مولانا کے سامنے میں نے حضرت مالک بن حویرثؓ کی حدیث پیش کی۔ پہلی تین حدیثیں بخاری کی عبداللہ بن عمرؓ سے پیش کیں۔ مالک بن حویرثؓ کی حدیث بخاری سے پیش کی ہے۔

مولانا کہتے ہیں کہ اس میں نو کا ذکر ہے۔ میں کہتا ہوں خدا کے لئے نو ہی مان لو۔ پھر کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تھا مالک اپنے علاقہ میں لوگوں کو ویسے نماز سکھانا جیسے میں نے تجھے بتایا ہے۔ میں تمہیں یہی بتانے لگا تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ جب اپنے ان نوجوان ساتھیوں کو مدینے سے رخصت کرتے ہیں۔ آپ نے ان کو نصیحتیں کیں ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی۔

صلوا کما رأیتمونی اصلی۔

اے میرے نوجوان ساتھیو! جا رہے ہو لیکن نماز ایسے پڑھنا جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

اور مالک بن حویرثؓ فرماتے ہیں بخاری کی اس حدیث میں جو میں نے پیش کی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کی ہے۔ تم

حضرتؒ کے داماد کی تحریر

بندہ محمود حسن اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ بندہ اہل سنت والجماعت حنفی ہے، بندہ کے بارے میں سسر مرحوم (حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ) کی زندگی میں جو یہ پراپیگنڈہ کیا جاتا رہا کہ یہ غیر مقلد ہے بندہ اس پر فقط یہی کہتا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ا ر) جاتے وقت بھی نہیں کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی نہیں کرتے۔ اور اعتراض تمہارا
• وا اس میں دسویں کا ذکر نہیں ہے۔ آپ لوتو مان لیں۔

پھر کہا بخاری صفحہ ۱۱۳ پر آتا ہے کہ مالک بن حویرث ﷜ جب رکوع جاتے تو تکبیر کہتے۔
ا ا ا رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔ تو اگر وہاں رکوع کی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے تو کیا نماز شروع
ا لے وقت رفع یدین کا ذکر موجود ہے؟۔ مولانا امین صاحب!

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ ٱلْكِتَـٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

اگر اس میں رکوع کی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔ تو نماز شروع کرتے وقت رفع یدین
ا لے کا بھی تو ذکر نہیں ہے؟۔ لهذا چھٹی کر دچھوڑ دو اپنے امام کے قول کو سامنے رکھ کر۔

اور کہا کہ یہی حدیث نسائی میں بھی ہے۔ اس میں سجدوں کی رفع یدین کا ذکر ہے۔ میں
• لتا ہوں کہ کیا یہ حدیث صحیح ہے؟۔ میں نے جو بخاری سے پیش کی ہے میں اسے صحیح سمجھتا ہوں
اس میں ذکر ہے کہ سجدوں میں اللہ کے نبی ﷺ نے رفع یدین نہیں کی۔ میرا ایمان ہے کہ یہ
• یث صحیح ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے سجدوں کے اندر رفع یدین نہیں کی تھی۔ اس لئے میں بھی
• وں کے اندر رفع یدین نہیں کرتا۔

مولانا امین صاحب تم مناظرے کرتے رہتے ہو آج قاضی عبدالرشید کو بھی جواب دو۔
• • مالک بن حویرث ﷜ والی روایت نسائی سے پڑھی ہے۔ جس میں سجدوں کی رفع یدین کا بھی
ا ر ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ تمہارے نزدیک صحیح ہے تو اس پر عمل کیوں نہیں ہے؟۔ مولانا
امین صاحب یا تو تم منکر حدیث ہو یا تمہیں پتا ہے کہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اگر حدیث صحیح ہے تو
عمل کرو ورنہ لوگ کہیں گے کہ حدیث کو صحیح بھی مانتے ہیں لیکن عمل پھر بھی نہیں کرتے۔ اس لئے
اوّل سے بات کرو۔

حدثنا ابو حاتم الرازی سمعت یقول عبدالرزاق
یقول اخذ اهل مکة رفع الیدین فی الصلوة فی الا بتداء

والرکوع ورفع الراس من الرکوع عن ابن جریج واخذ ابن جریج عن عطاء واخذ عطار عن ابن زبیر و اخذہ ابن زبیر عن ابی بکر ن الصدیق عن النبی ﷺ.

حدیث بیان کی ہمیں ابوحاتم رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرزاق سے سنا ہے عبدالرزاق کہتے ہیں۔

اخذ اهل مکة رفع الیدین.

کہ اہل مکہ نے رفع یدین لی ہے۔ مولانا فرما رہے ہیں کوفہ کا ذکر تو نہیں ہے۔ تجھے کوفہ مبارک مجھے مکہ اور مدینہ مبارک عبدالرزاق فرماتے ہیں۔

اخذ اهل مکة رفع الیدین فی الصلوة فی الابتداء والرکوع ورفع الراس من الرکوع.

رکوع جاتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ رفع الیدین ابن جریج سے لی ہے۔ ابن جریج نے حضرت عطاء سے اور عطاء بن رباح وہ ہیں جن کے متعلق امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا ہے۔

ما رایت افضل من عطاء بن ابی رباح.

میں نے بہت افضل آدمی دیکھے مگر عطا بن رباح سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔ اور عطا بن رباح نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے لی ہے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لی ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

الحمد لله وکفٰی والصلوٰة والسلام علٰی عباده الذین اصطفٰی. اما بعد.

اب یہ صحاح ستہ کو چھوڑ کر اور طرف چلے گئے ہیں اور اس میں بھی نہ اٹھارہ کی نفی ہے اور نہ دس کا اثبات ہے۔ اور نہ اس میں یہ ہے کہ اس کے بغیر نماز خراب رہتی ہے۔ اور نہ یہ کہ اس حدیث

کو اللہ یا رسول ﷺ نے صحیح فرمایا ہے۔

اب بھاگے ہیں ابن جریر کے پاس اور یہ نہیں بتایا کہ اس نے مکہ میں رہ کر متعہ بھی کیا تھا۔ اب یہ متعہ والوں کے پاس جاتے ہیں جورات کو سوتے وقت ایک چھٹانک تیل..........ڈالتا تھا قوت باہ کے لئے۔

دیکھو اب کتنا اچھا آدمی ڈھونڈا ہے۔ اس میں اس کا تو کچھ نہیں بنتا لیکن یہ پتا چل گیا کہ شیعہ ہیں کیونکہ وہیں جاتے ہیں۔ بھاگ بھاگ کر متعہ والوں کے پاس ہی جاتے ہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ تم اگر حدیث کو صحیح مانتے ہو تو عمل کیوں نہیں کرتے؟۔ اس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ماننے اور عمل کرنے میں بعض اوقات فرق ہوتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ہم سچا مانتے ہیں لیکن تابعداری ہم اپنے نبی پاک ﷺ کی کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ جا کر اللہ کے نبی ﷺ والی نماز سکھائی جہاں ہزار سے زائد صحابہ پہنچے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کی اور پھر کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کی[1]۔

(۱). اخبرنا سوید بن نصر حدثنا عبداللہ بن مبارک عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبداللہ قال الا اخبرکم بصلوة رسول اللہ ﷺ قال فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم یعد . (نسائی ص۱۵۸ ج۱)

ترجمہ۔ خبر دی ہمیں سوید بن نصر نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے سفیان سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے عبدالرحمن بن اسود سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی خبر نہ دوں؟۔ علقمہ فرماتے ہیں پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ رفع یدین کی پھر نہیں کی۔

ہمارا مسئلہ مسئلہ توحید کی طرح ہے۔ کہ ایک جگہ اثبات باقی ہر جگہ نفی۔ یہ روایت نسائی شریف میں موجود ہے۔ یہ اٹھارہ کی نفی اب تک نہیں دکھا سکا۔

حضرت براء بن عازب ؓ انصاری صحابی ہیں انہوں نے حضرت پاک ﷺ والی نماز سکھائی۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلی تکبیر کے وقت اللہ کے نبی پاک ﷺ نے رفع یدین کی اور پھر نہیں کی۔ [1] اثبات بھی پورا آ گیا اور نفی بھی پوری آ گئی۔

یہی حدیث ابوداؤد میں مذکور ہے۔

حدثنا عثمان بن ابی شیبة ثنا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبداللہ ابن مسعود الا اصلی بکم صلوة رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیه الا مرة. (ابوداؤد ص ۷۶ ج ۱، ترمذی ص ۳۵ ج ۱)

بیان کیا ہمیں ابوعثمان ابی شیبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے فرمایا کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟۔ علقمہ فرماتے ہیں پس حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ نے نماز پڑھی اور رفع یدین نہیں کی مگر پہلی مرتبہ۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے سنن ترمذی ص ۳۵ ج ۱، ابن حزم نے صحیح کہا ہے۔ محلی ابن حزم ص ۳۵۸ ج ۲، اس کے سب راوی مسلم کے ہیں۔ الجواہر النقی ص ۲۵۔

(۱). حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن البراء ان رسول اللہ ﷺ کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه الی قریب من اذنیه ثم لا

حضرت جابر بن سمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ﷺ باہر تشریف لائے کچھ لوگ نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے میں اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح شریر گھوڑے اپنی دمیں جھاڑتے ہیں۔ سکون کے ساتھ نماز پڑھا کرو۔ (۱)

رسول اقدس ﷺ نے نماز کے اندر رفع یدین کرنے والوں کو شریر گھوڑے قرار دیا۔ کہ وہ شریر گھوڑے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے حج اور نماز کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ سات جگہ سے زیادہ رفع یدین نہیں ہے۔ حج میں چھ جگہ اور ایک جب تو نماز میں کھڑا

یعود. (ابو داؤد ص ۷۶ ج ۱)

بیان کیا ہم سے محمد بن صباح البزاز نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہمیں شریک نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے۔ انہوں نے براء بن عازب ؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے کانوں کے قریب تک پھر نہیں کرتے تھے۔

(۱). حدثنا عبداللہ بن محمد النفیلی ثنا زهیر ثنا الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم الطائی عن جابر بن سمرة قال دخل علینا رسول اللہ ﷺ والناس رافعو ایدیهم قال زهیر اراه وقال فی الصلوٰة فقال مالی اراكم رافعی ایدیكم كانها اذناب خیل شمس اسكنوا فی الصلوٰة .(مسلم ص ۱۸۱ ج ۱، نسائی ص ۱۷٦، طحاوی ص ۲۹۸ ج ۱، مسند احمد ص ۹۳ ج ۵ وسنده جید ابو داؤد ص ۱۵۰ ج ۱)

ہو[1]۔

اس طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت مسند حمیدی جو کہ مکہ میں لکھی گئی ہے۔ اسمیں یہ ہے کہ حضرت ﷺ جب پہلی تکبیر فرماتے تو رفع یدین کرتے پھر رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے[2]۔اور سجدوں کے درمیان بھی نہیں کرتے تھے۔

ولا یرفع بین السجدتین.

اس حدیث پر یہ بہت شور کرتے ہیں کہ یہ فلاں نسخہ میں نہیں ہے۔

(۱). عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن حین یفتتح الصلوٰۃ (رواہ الطبرانی زیلعی ص ۱۶۰ ج ۱)

(۲). حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال لنا الزهری قال اخبرنی سالم بن عبداللہ عن ابیه قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیه حذو منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین (مسند حمیدی ص ۲۷۷)

مسند حمیدی کا قلمی نسخہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں موجود ہے۔اس میں صفحہ ۷۹ پر اور جو مکمل نسخہ موسیٰ زئی شریف میں ہے اس کے بھی ص ۷۹ پر یہ حدیث ہے اور حمیدی اور زہری کے درمیان سفیان کا واسطہ موجود ہے اگر چہ مطبوعہ نسخہ میں کاتب کی غلطی سے سفیان کا واسطہ رہ گیا ہے۔حضرت اوکاڑویؒ نے یہ دونوں قلمی نسخے چیک کئے ہوئے تھے۔

جن نسخوں کا مولانا نے یہ حوالہ دیا ہے ان میں یہ روایت قطعاً موجود ہے اور ابوعوانہ میں
ہ حدیث ہے [1]۔ پہلے حدیث لائے یہی ایک دفعہ رفع یدین والی، پھر دو والی، پھر تین والی۔
ال ... ایک دو تین ہوتی ہے۔ تین دو تین نہیں ہوتی یہ کہتے ہیں کہ پہلی میں بھی تین دفعہ ہے اور
... چاہتے ہیں کہ ابوعوانہ کو تین تک کی گنتی بھی صحیح نہیں آتی تھی۔
وہ پہلے تین والی لائے پھر دو والی پھر تین والی اور ان کے کام کی وہاں ایک بھی نہیں ہے۔
... ان میں نہ اٹھارہ کی نفی ہے، نہ دس کا اثبات، نہ سنت کا لفظ ہے نہ ہمیشہ کا لفظ ہے اور نہ یہ کہ
اس طرح نماز نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اور نہ یہ کہ اس حدیث کو اللہ یا اللہ کے رسول ﷺ
نے صحیح فرمایا ہو۔
ہم بھی کہتے ہیں کہ جس طرح جوتی پہن کر نماز پڑھنے کی احادیث بخاری، مسلم میں
موجود ہیں [2]۔ جوتی اتار کر نماز پڑھنے کی کوئی حدیث بھی بخاری، مسلم میں موجود نہیں ہے۔ لیکن
اس کے باوجود سنت جوتی اتار کر نماز پڑھنا ہے نہ کہ پہن کر نماز پڑھنا۔

(۱)۔ مسند ابی عوانہ کے صفحہ ۹۱ ج ۲ پر یہی روایت موجود ہے اور اس میں سفیان کا واسطہ موجود ہے۔

(۲)۔ حدثنا آدم بن ایاس قال نا شعبۃ قال نا ابو مسلمۃ سعید بن یزید الازدی قال سالت انس بن مالک اکان النبی ﷺ یصلی فی نعلیہ قال نعم. (بخاری ص ۵٦ ج ۱، مسلم ص ۲۱۷ ج ۱)
بیان کیا ہمیں آدم بن ابی ایاس نے انہوں نے فرمایا بیان کیا ہمیں شعبہ نے انہوں نے فرمایا خبر دی ہمیں ابو مسلمہ سعید بن یزید ازدی نے انہوں نے فرمایا سوال کیا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

کیا انہوں نے وہ حدیث مان کر مساجد میں یہ اشتہار لگا رکھے ہیں کہ جو جوتی اتار کر نماز نہ پڑھے اسے پانچ لاکھ روپے انعام۔

میں کہتا ہوں کہ یا تو یہ پکے منکرین حدیث ہیں کہ جوتی پہن کر نماز نہیں پڑھتے۔ بچی اٹھا کر نماز پڑھنے کی احادیث بخاری، مسلم میں موجود ہیں [1] مگر بچی کو نیچے اتار کر نماز پڑھنے کی احادیث بخاری مسلم میں نہیں ہیں۔ یا تو یہ پکے منکر حدیث ہیں ورنہ جب ان میں سے ایک نماز شروع کرے تو دوسروں کو چاہئے کہ بچہ اٹھا کر اس پر سوار کر دیا کرے۔ تا کہ بخاری، مسلم کی روایت کے مطابق اس کی نماز صحیح ہو جائے۔

اسی طرح روزہ میں مباشرت کرنا بخاری، مسلم میں موجود ہے [2]۔ کیا یہ روزہ رکھ کر بیوی

---

(۱). حدثنا عبداللہ بن یوسف قال نا مالک بن عامر بن عبداللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادۃ الانصاری ان رسول اللہ ﷺ کان یصلی وھو حامل امامۃ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ ولابی العاص بن ربیعۃ بن عبدالشمس فاذا سجد وضعھا واذا قام حملھا (بخاری ص ۷۴ ج ۱)

ترجمہ۔ بیان کیا ہمیں عبداللہ بن یوسف نے انہوں نے فرمایا خبر دی ہمیں مالک نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابو قتادہ انصاری سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ آپ ﷺ نے امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ اور بنت ابوالعاص بن ربیعہ بن عبدالشمس کو اٹھایا ہوا ہوتا۔ پس جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اسے اتار دیتے۔ جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

(۲). حدثنا سلیمان بن حرب عن شعبۃ عن الحکم عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت کان النبی ﷺ یقبل ویباشر وھو

اہا لے لگتے ہیں۔اور سارادن چاٹتے رہتے ہیں کہ اگر نہ چاٹا تو روزہ خلاف سنت ہو جائے گا۔
اگر یہ سنت کا لفظ رفع یدین کے ساتھ اپنی طرف سے لگارہا ہے تو یہاں بھی سنت کا لفظ
اپنی طرف سے لگادے۔اور ہمیشہ کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرے تا کہ پتا چلے کہ اب یہ ترقی کر
گیا ہے اور بخاری، مسلم پر عمل ہو رہا ہے [1]۔

صائم وكان املككم لا ربه (بخاری ص ۲۵۸ ج ا ، مسلم
ص ۳۵۳)

بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے وہ شعبة سے وہ حکم سے وہ ابراھیم سے وہ اسود
سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ بوسہ لیتے
اور مباشرت کرتے اس حال میں کہ آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے۔ اور
آپ ﷺ کو تم سے زیادہ اپنی حاجت پر کنٹرول حاصل تھا۔

(۱). حدثنا محمد بن عرعرة قال حدثنا شعبة عن منصور عن
ابی وائل قال كان ابو موسی الاشعری یشدد فی البول ویقول
ان بنی اسرائیل كان اذا اصاب ثوب احدهم قرضه فقال حذیفة
لیته امسک اتی رسول الله ﷺ سباطة قوم فبال قائماً .
(بخاری ص ۳۶ ج ا)

ترجمہ۔ بیان کیا ہم سے محمد بن عرعرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے شعبہ نے
منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے فرمایا ابوموسیٰ پیشاب کے بارے میں
سختی کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کے کپڑے کو جب
پیشاب لگ جاتا تو وہ اس کو کاٹ دیتا تھا۔پس حذیفہ نے فرمایا اس سختی پر جمے رہتا۔
رسول اللہ ﷺ قوم کی روڑی پر آئے پس آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا تھا۔

ہمیشہ ایک کپڑے میں نماز پڑھے [1] کہ کبھی ایک جراب ہو اور کہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہا ہوں دوسرا کپڑا میرے جسم پر نہیں ہے۔ کیا یہ اس متواتر حدیث پر عمل کرتا ہے؟۔

اب یہ بات سب پر واضح ہو چکی ہے کہ ایک حدیث بھی پیش نہیں کر سکا ہے۔ کہ جس میں اٹھارہ کی نفی ہو، دس کا اثبات ہو، ہمیشہ کا لفظ ہو، سنت کا لفظ ہو، جو اس طرح نماز نہ پڑھے اس کی نماز خراب ہوتی ہے۔ اور اس حدیث کو اللہ یا اللہ کے رسول ﷺ نے صحیح کہا ہو۔ قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا۔

میں نے جو روایات پڑھی ہیں میں واضح لفظوں میں کہتا ہوں کہ اللہ، رسول ﷺ نے نہ ان کو صحیح کہا ہے نہ ان کو ضعیف کہا ہے۔ جہاں اللہ رسول ﷺ کی بات نہ ملے وہاں اپنے مجتہد کی بات ماننا ضروری ہوتی ہے۔

(۱). حدثنا مطرف ابو مصعب قال ثنا عبدالرحمن ابن ابی موالی عن محمد بن المکندر قال رأیت جابرا یصلی فی ثوب واحد وقال رأیت النبی ﷺ فی ثوب واحد. (بخاری ص ۵۱ ج ۱، مسلم ص ۱۹۸) . ح۲۰۶۔

ترجمہ بیان کیا ہم سے ابو مصعب مطرف نے انہوں نے فرمایا بیان کیا ہمیں عبدالرحمٰن بن ابو موالی نے محمد بن منکدر سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے جابر ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ نیز ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی روایت امام بخاری عمر بن ابی سلمہ سے تین مرتبہ لائے اور ام ھانی کی روایت بھی لائے ہیں۔

مالک عن هشام بن عروه عن ابیه عن عمر بن ابی سلمه انه رأی رسول الله ﷺ یصلی فی ثوب واحد مشتملاً به فی بیت ام سلمة واضعاً طرفیه علی عاتقیه. (موطاء مالک ص ۱۲۳)

ہمارے امام نے بتا دیا ہے کہ پہلی رفع یدین سنت ہے۔ پھر سنت نہیں ہے۔ امام کا یہ
ا ا ما م ا تمام احادیث کو صحیح کر دیتا ہے۔ میں چونکہ حنفی مقلد ہوں میں نے ان کا صحیح ہونا اپنے
ا ہ ثابت کر دیا ہے۔ یہ نہ تو ان روایات کو امام صاحب سے ضعیف ثابت کر سکتے ہیں کہ ان کا
ا ا ں کر دیں۔ نہ اللہ کے نبی ﷺ سے ثابت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے ان احادیث کو ضعیف
ہ ا نہ اللہ تعالیٰ سے ثابت کر سکتے ہیں۔ یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ جھوٹے اہل حدیث ہیں ان
ا ملا ۔ اہلحدیث سے ثابت نہیں، قطعاً ثابت نہیں قطعاً ثابت نہیں۔

و آخر الدعوانا ان الحمدللہ رب العلمین.

ندہ کے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ حضرت کے اس قول کے تحت غیر مقلدین اور
مرزائیت کا باہمی ربط اور ہم آہنگی ہم مسلک وہم مشرب ہونے کو ذرا ضبط تحریر میں لایا
جائے۔ کہ ان دونوں فرقوں کی طبائع ایک دوسرے سے کتنی ملتی ہیں۔ اور
الجنس یمیل الی الجنس .
کے تحت ان کی طبائع ایک دوسرے کی طرف کس طرح مائل ہیں یہ دونوں فرقے ہی
تقلید سے آزاد ہو کر ذہنی آوارگی کی فضا میں جب پرواز کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ یہ شعر ان دونوں فرقوں کی آپس کی محبت والفت کو دیکھ کر ہی لکھا گیا ہے۔

کبوتر با کبوتر وباز با باز
کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

ان دونوں فرقوں کی سرحدوں کا آپس میں ملنا اس لئے بعید نہیں تھا کہ دونوں کی بنیاد
سلف سے بدگمانی اور ان کی تقلید سے آزاد ہو کر ان پر بدزبانی پر ہے۔ تقلید نہ کرنے
پر دونوں کا اتفاق ہے۔ اور پھر مسائل میں کبھی اختلاف اور اکثر اتفاق۔ ان
دونوں فریقوں کی طبائع کا ایک دوسرے کے ساتھ اس قدر ملنا اور ایک دوسرے کی
طرف اس قدر میلان اور عشق ومحبت اور مسائل میں اتفاق کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہو

سکتی ہے کہ غیر مقلدین کے مشہور عالم مولوی محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی ہم مکتب تھے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔

ہاں میں تو جوانی سے جانتا ہوں اور میں اور مرزا صاحب بچپن میں ہم مکتب بھی تھے۔ اور پھر اس کے بعد ہمیشہ ملاقات رہی۔ (سیرۃ المھدی ص ۲۵۸ ج ۱)

مشہور ہے کہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ چنانچہ مرزا نے مولوی محمد حسین کو دیکھ کر تقلید چھوڑ دی۔ اگرچہ کہلواتا حنفی تھا دھوکہ دینے کے لئے لیکن در حقیقت غیر مقلد تھا چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔

آپ نے اپنے لئے کسی زمانے میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا، حالانکہ عقائد و تعامل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ کا طریق حنفیوں کی نسبت اہل حدیث سے زیادہ ملتا جلتا تھا۔ (سیرۃ المھدی ص ۴۹ ج ۲)

بعض مسائل میں تو کیا ابھی آپ ملاحظہ فرمالیں گے کہ جن مشہور مسائل میں غیر مقلدین زیادہ شور مچاتے ہیں ان تمام میں مرزا بھی ان کی گود میں بیٹھا نظر آتا ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کے نزدیک بھی فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ اور مرزا قادیانی کے نزدیک بھی ضروری ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔ مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی سختی کے ساتھ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے ہی سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔

(سیرۃ المھدی ص ۴۹ ج ۲)

نیز آنکہ لکھتا ہے۔

حنفیوں کا عقیدہ ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو خاموش کھڑے ہو کر اس کی تلاوت کو سننا چاہئے اور خود کچھ نہیں پڑھنا چاہئے۔ اور اہل حدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ مقتدی کے لئے امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ حضرت صاحب اس مسئلہ میں اہل حدیث کے موید تھے۔ (سیرۃ المھدی ص ۵۰ ج ۲)

دیکھیں یہ بات کتنی واضح ہوگئی کہ مرزا قادیانی کس قدر اہل حدیث تھا۔ نیز مزید لکھتا

-۴

حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مسئلہ دریافت کیا حضور فاتحہ خلف الامام اور رفع یدین اور آمین کے متعلق کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ طریق حدیثوں سے ثابت ہے اور ضرور کرنا چاہئے۔ (سیرۃ المھدی ص ۶۴ ج ۳)

مرزا اپنے مریدین کو کیسے مزے سے اہل حدیث بنا رہا ہے۔ اگرچہ مرزا بشیر آگے لکھتا ہے کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ فاتحہ خلف الامام والی بات تو حضرت صاحب سے متواتر ثابت ہے مگر رفع یدین اور آمین بالجہر والی بات کے متعلق میں نہیں سمجھتا کہ حضرت صاحب نے ایسا فرمایا ہو۔ (ایضاً)

اگرچہ مرزا بشیر رفع یدین اور آمین بالجہر کا انکار کرتا ہے لیکن قرأت خلف الامام کا مسئلہ تو مرزا سے متواتر ثابت کرتا ہے۔ نیز غیر مقلد بھی سینے پر ہاتھ باندھ کر اکڑ کر کھڑے ہوتے ہیں اور مرزا بھی سینے پر ہاتھ باندھتا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میں نے حضرت احمد علیہ السلام (لعنۃ اللہ علیہ) کو بارہا نماز فریضہ اور تہجد پڑھتے دیکھا آپ نماز نہایت اطمینان سے پڑھتے، ہاتھ سینے پر باندھتے، دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو سہارا لیتے۔ آمین آہستہ پڑھتے تھے رفع یدین کرتے تھے، رفع سبابہ یاد نہیں مگر اغلباً کرتے تھے، تہجد میں دو رکعت وتر جدا پڑھتے اور پھر سلام پھیر کر ایک رکعت الگ پڑھتے تھے، خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے علم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رفع یدین نہیں کرتے تھے مجھے حضرت صاحب کا رفع سبابہ کرنا بھی یاد نہیں۔ گو میں نے بعض بزرگوں سے سنا ہے کہ آپ رفع سبابہ کرتے تھے۔ (سیرۃ المھدی ص ۱۴۸ ج ۳)

اگرچہ مرزا بشیر نے رفع یدین اور رفع سبابہ میں اختلاف کیا ہے لیکن یہ تسلیم کیا ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے میں مرزا غیر مقلد تھا۔ نیز بھی دو رکعت الگ ایک رکعت الگ

پڑھتا تھا، جبکہ احناف تین وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھتے ہیں اس میں بھی مرزا غیر مقلد ہوا۔

غیر مقلدین مصافحہ ایک ہاتھ سے کرتے ہیں جبکہ احناف ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے۔ مرزا بھی ایک ہاتھ سے کبھی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتا تھا اس میں بھی غیر مقلد تھا کیونکہ احناف کے نزدیک دونوں ہاتھوں سے ہی سلام کرنا ہے نہ کہ ایک ہاتھ سے۔ چنانچہ مرزا البشیر لکھتا ہے۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصافحہ کبھی صرف دائیں ہاتھ سے کرتے تھے اور کبھی دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے کرتے تھے (سیرۃ المہدی ص ۳۲ ج ۳)

دوسرے غیر مقلدین کی طرح مرزا بھی تقلید سے ڈرتا اور بھاگتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جو مقلد ہو گئے وہ میرے دام میں نہیں پھنسے گا، چنانچہ تقلید کے بارے میں شعر لکھتا ہے۔

مولوی صاحب یہی توحید ہے سچ کہو کس جرم کی تقلید ہے

(سیرۃ مہدی ص ۶۸ ج ۳)

مرزا قادیانی بھی غیر مقلدین کی طرح دن رات تقلید کی مذمت کرتا اور غیر مقلدین کی تعریف۔ چنانچہ اس کا بیٹا مرزا البشیر الدین محمود غیر مقلدین کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

فرقہ اہل حدیث اپنی اصل کے لحاظ سے ایک نہایت قابل قدر فرقہ ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے بہت سے مسلمان بدعات سے آزاد ہو کر اتباع سنت نبوی سے مستفیض ہوئے ہیں۔ (سیرۃ المہدی ص ۲۹ ج ۲)

غیر مقلدین کے نزدیک بھی جمع بین الصلوتین جائز ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتا ہے۔

سوال۔ فی زمانہ کثرت سے رواج ہے کہ مسلم حصول انعام کے لئے مثلاً آپ ثلاثہ

فٹ بال کھیلا کرتے ہیں اور کھیلنے کے باعث عصر و مغرب کی نماز ترک کر دیتے ہیں اور پھر قضا نماز پڑھ لیتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے۔ (محمد مصطفٰی)

جواب۔ نماز قضا کر کے پڑھنا بلا وجہ جائز نہیں ہے کھیلنے والوں کو چاہئے کہ پہلے افسروں سے تصفیہ کرلیں کہ نماز کے وقت کھیل کو چھوڑ دیں گے۔ وہ اگر نہ مانیں تو عصر کے ساتھ ظہر ملا کر پڑھ لیں۔

(فتاوی ثنائیہ ص ۶۳۲ ج ۱)

نیز ایک آدمی کے اس سوال کے جواب میں کہ مجھے نوکری کی وجہ سے عصر کی نماز کی فرصت نہیں ملتی تو کیا ظہر کے وقت عصر کی نماز ملا کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ لکھتے ہیں واقعی اگر وقت عصر نہیں ملتا ظہر کے ساتھ جمع کر لیا کریں۔

(فتاوی ثنائیہ ص ۶۱۵ ج ۱)

جبکہ احناف کے نزدیک یہ جائز نہیں چنانچہ لکھا ہے۔

ولا يجتمع فرضان في وقت بلا حج. (شرح وقايه)

مرزا غلام احمد قادیانی اس مسئلہ میں غیر مقلد تھا اور جمع بین الصلوتین کرتا تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

چونکہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا نماز شروع ہوئی لیکن چونکہ حضرت صاحب اور آپ کے ساتھی گھر پر نماز جمع کر کے آئے تھے اس لئے آپ نماز میں شامل نہیں ہوئے۔

(سیرۃ المہدی ص ۸۸ ج ۲)

نیز لکھتا ہے۔

مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ ایام جلسہ میں نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصی میں تمام لوگ نہ سما سکتے تھے۔ تو کچھ لوگ جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی تھے ان کوٹھوں پر جو اب مسجد میں شامل ہو گئے ہیں اور پہلے ہندوؤں کے گھر تھے، نماز ادا کرنے کے لئے چڑھ گئے۔ اس پر ایک ہندو

مالک مکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شوربا کھانے آجاتے ہو۔ اور میرا مکان گرانے لگے ہو۔غرضیکہ کافی عرصہ تک بدزبانی کرتا رہا۔نماز سے سلام پھرتے ہی ۔حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سب دوست مسجد میں آجائیں ۔ چنانچہ دوست آگئے اور بعد جمع بین الصلوتین حضور علیہ السلام منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔اور ایک مبسوط تقریر فرمائی۔(سیرۃ المھدی ص۲۲۰ ج۳)

نیز لکھتا ہے۔

مائی کاکو نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ میرے بھائی خیر دین کی بیوی نے مجھ سے کہا کہ شام کے وقت بڑے کام کا وقت ہوتا ہے اور مغرب کی نماز عموماً قضا ہوجاتی ہے۔ تم حضرت مسیح موعود سے دریافت کرو کہ ہم کیا کریں۔ میں نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ گھر میں کھانے وغیرہ کے انتظام میں مغرب کی نماز قضا ہوجاتی ہے۔اس کے متعلق کیا حکم ہے۔حضرت صاحب نے فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا اور فرمایا کہ صبح وشام کا وقت خاص طور پر برکات کے نزول کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت فرشتوں کا پہرہ بدلتا ہے۔ایسے وقت کی برکات سے اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہئے۔ہاں کبھی مجبوری ہو تو عشاء کی نماز سے ملا کر مغرب کی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔(سیرۃ المھدی ص۲۲۵ ج۳)

نیز لکھا ہے۔

قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ جولائی ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود گورداسپور کی کچہری سے باہر تشریف لائے۔ اور خاکسار سے کہا انتظام کرو نماز پڑھ لیں۔خاکسار نے ایک دری نہایت شوق سے اپنی چادر پر بغرض جائے نماز ڈال دی۔اور حضرت مسیح موعود کی اقتدا میں نماز ظہر وعصر ادا کی اس وقت غالباً ہم بیس احمدی مقتدی تھے۔ (سیرۃ المھدی ص۲۶۸ ج۳)

ان تمام حوالوں سے معلوم ہوا کہ مرزا جمع بین الصلوتین کے مسئلہ میں بھی غیر مقلد تھا

احناف کے نزدیک تو یہاں تک احتیاط تھی کہ نماز باجماعت میں عورت مرد کے ساتھ کھڑی ہو جائے نماز فاسد ہو جاتی ہے، لیکن غیر مقلدین اتنا عرصہ عورتوں کی جدائی کیسے برداشت کرتے۔ انہوں نے اس کو فقہ کا مسئلہ کہ کر اس کا انکار کر دیا اور لکھا۔

ولو حازت امراۃ رجلاً ولکانت مشتهاۃ ولا حال بینهما ولو فی صلوٰۃ مشترکۃ تحریمۃ واداء واتحدت الجهۃ لا تفسد صلوٰۃ الرجل ولو نوالامام امامتها وعند الاحناف تفسد. (نزل الابرار ص ۱۰۰ ج ۱)

ترجمہ۔ اگر عورت مرد کے محاذات میں آ کر کھڑی ہو جائے اگر چہ عورت ایسی ہو جس سے شہوت ہوتی ہو۔ اور مرد اور عورت کے درمیان کوئی چیز حائل بھی نہ ہو اگر چہ تحریمہ اور ادا کے اعتبار سے نماز میں مشترک ہوں اور جہت بھی ایک ہو۔ تو آدمی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر چہ امام نے اس کی امامت کی نیت کی ہو اور احناف کے ہاں فاسد ہو جائے گی۔

مرزا قادیانی نے غیر مقلدین کے اس عیش پرستی والے مسئلے کو دیکھا تو چھلانگ لگا کر غیر مقلدوں کی صف میں کھڑا ہو گیا۔ اور کہا جب تم اپنی بیویوں سے نماز میں جدا ہونا پسند نہیں کرتے تو میں کیوں کروں۔ چنانچہ مرزا بھی اپنی بیوی کو ساتھ کھڑا کر کے نماز پڑھنے لگا۔ چنانچہ مرزا بشیر لکھتا ہے۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کو میں نے بار ہا دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھاتے تھے تو حضرت ام المؤمنین کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کھڑا کر لیتے۔ حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدی ہو تب بھی اسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ میں نے حضرت ام المؤمنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر

آجاتے ہیں اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ (سیرۃ المھدی ص ۱۳۱ ج ۳)

نیز غیر مقلدین کے نزدیک بھی جرابوں پر مسح جائز ہے اور مرزا قادیانی نے کہا میں کیوں پاؤں ٹھراتا رہوں۔ غیر مقلدین کی اتباع میں اسی مسئلہ پر عمل کرتا ہوں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

نماز عصر کا وقت آیا تو حضرت صاحب نے اپنی جرابوں پر مسح کیا اس وقت مولوی محمد موسیٰ صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب دونوں باپ بیٹا موجود تھے ان کو مسح کرنے پر شک گزرا تو حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ حضرت کیا یہ جائز ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ جائز ہے۔ (سیرۃ المھدی ص ۲۶ ج ۲)

نیز آگے لکھا ہے۔

جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے تھے اور ان پر مسح فرماتے تھے۔ بعض اوقات زیادہ سردی میں دو جرابیں اوپر نیچے چڑھا لیتے۔ مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتیں۔ کبھی تو سرا آگے لٹکا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت آجاتی۔ کبھی ایک جراب سیدھی اور دوسری الٹی۔ اگر جراب کہیں سے کچھ پھٹ جاتی تو بھی مسح جائز رکھتے۔ (سیرۃ المھدی ص ۱۲۷ ج ۲)

مسائل میں اتفاق کی وجہ سے غیر مقلدین اور مرزا قادیانی میں تعلق بھی خوب تھا۔ چنانچہ مرزا البشیر الدین محمود لکھتا ہے۔

دعوائے مسیحیت سے قبل مولوی محمد حسین بٹالوی کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ بہت تعلق تھا۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ قادیان سے انبالہ چھاؤنی جاتے ہوئے آپ مع اہل وعیال کے مولوی محمد حسین صاحب کے مکان پر بٹالہ میں ایک رات ٹھہرے تھے اور مولوی صاحب نے بڑے اہتمام سے حضرت صاحب کی دعوت کی تھی۔ (سیرۃ المھدی ص ۹۴ ج ۲)

نیز لکھتا ہے۔

میاں خیر دین سیکھوانی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ دعویٰ سے پہلے ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود مولوی محمد حسین بٹالوی کے مکان واقع بٹالہ پر تشریف فرما تھے۔ میں بھی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ کھانے کا وقت ہوا تو مولوی صاحب خود حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھ دھلانے آگے بڑھے۔ حضور نے ہر چند فرمایا کہ مولوی صاحب آپ نہ دھلائیں مگر مولوی صاحب نے باصرار آپ کے ہاتھ دھلائے اور اس خدمت کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ ابتدا میں مولوی صاحب حضرت مسیح موعود کی زاہدانہ زندگی کی وجہ سے آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ (سیرۃ المھدی ص۱۴۴ ج ۳)

آپ نے دیکھ لیا کہ غیر مقلدین کے مشہور عالم مولوی محمد حسین بٹالوی اور مرزا کے درمیان کس قدر تعلق تھا اور بٹالوی صاحب کو مرزا کے علاوہ اور کسی کی زاہدانہ زندگی متاثر نہ کرسکی۔ کیا اس وقت پاک و ہند میں اور بزرگ موجود نہ تھے؟۔ بزرگ یقینا موجود تھے لیکن بٹالوی صاحب کی طبیعت نہیں ملتی تھی۔ کیونکہ وہ سارے اہل سنت والجماعت حنفی تھے۔ اور احناف سے بٹالوی صاحب کی طبیعت گھبراتی تھی اور مرزا قادیانی سے لگتی تھی۔ شاید بٹالوی صاحب کے نزدیک زاہدانہ زندگی کا معیار یہ ہوگا کہ روڑے کی جگہ گڑ سے استنجا کرنا اور گڑ کی جگہ روڑے کھانا اور جرابیں الٹی سیدھی پہن کر الٹی سیدھی پہن کر کھانا۔ یا زاہدانہ زندگی کا معیار بڑوں کی تقلید کو چھوڑ کر در در کے دھکے کھانا ہوگا۔ اور یہ چیزیں واقعتا مرزا اور غیر مقلدین میں قدر مشترک تھیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے بٹالوی صاحب نے مرزا کی کتاب براھین احمدیہ پر تقریظ بھی لکھی۔ چنانچہ سیرت المھدی حصہ اول ص ۲۶۵ پر اس کی تقریظ بھی موجود ہے۔

چنانچہ دعوت کھانے کھلانے اور تقریظ لکھنے لکھانے پر ہی یہ کام ختم نہیں ہوا بلکہ غیر مقلدین نے یہاں تک کہہ دیا کہ مرزائی کے پیچھے نماز جائز ہے۔

چنانچہ لکھا ہے۔

میرا مذہب اور عمل یہ ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو

یا مرزائی۔(اہل حدیث ص ۶ ۱۲/اپریل ۱۹۱۵ء)

نیز مولانا عبدالجبار صاحب نے بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر لکھی ہے۔ بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی اعتقادات وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ ان کو کفر لازم آتا ہے۔ بلکہ علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے۔ اس لئے ان کی تو اپنی نماز بھی جائز نہیں ہے۔ پھر ان کے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی۔ دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہنچادیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ (مجموعۃ الفتاویٰ ص ۱۲۱۸ اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ اپریل ۱۹۰۸)

اسی طرح مسئلہ امامت واقتداء میں بھی مولوی ثناء اللہ نے قادیانی کی اقتداء کو جائز قرار دیا ہے۔(فیصلہ مکہ ص ۷)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز بھی پڑھی۔(فیصلہ مکہ ص ۳۶)

مرزا سے غیر مقلدین کا تعلق صرف نماز پڑھنے تک ہی محدود نہ رہا، بلکہ غیر مقلدین نے مرزا کو شرف دامادیت سے بھی نوازا اور نکاح بھی مولوی نذیر حسین دہلوی نے پڑھایا، اور نکاح کی فیس کیا لی؟۔ پانچ روپے اور ایک مصلے۔

چنانچہ مرزا بشیر الدین لکھتا ہے۔

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ میری شادی سے پہلے حضرت صاحب کو معلوم ہوا تھا کہ آپ کی دوسری شادی دلی میں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے پاس اس کا ذکر کیا۔ تو چونکہ اس کے پاس اس وقت تمام اہل حدیث لڑکیوں کی فہرست رہتی تھی اور میر صاحب بھی اہل حدیث تھے اور اس سے بہت میل ملاقات رکھتے تھے۔ اس لئے اس نے حضرت صاحب کے پاس میر صاحب کا نام لیا، آپ نے میر صاحب کو لکھا۔ شروع میں میر صاحب نے اس تجویز کو بوجہ تفاوت عمر ناپسند کیا مگر آخر رضامند ہو گئے۔ اور پھر حضرت صاحب مجھے بیاہنے دلی گئے۔

آپ کے ساتھ شیخ حامد علی اور لالہ ملاوا مل بھی تھے۔ نکاح مولوی نذیر حسین دہلوی نے پڑھایا۔ یہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۰۲ھ بروز پیر کی بات ہے۔ اس وقت میری عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ حضرت صاحب نے نکاح کے بعد مولوی نذیر حسین کو پانچ روپے اور ایک مصلے نذر کیا تھا۔ (سیرۃ المہدی ص ۵۶)

آپ نے دیکھ لیا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا کے رشتے کے لئے کیا تگ و دو کی اور اپنے اس غیر مقلد بھائی کو بیاہنے میں کیسے مخلص ثابت ہوا۔ اور نکاح پڑھانے کی سعادت مولوی نذیر حسین (غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل) نے حاصل کی۔ چنانچہ عام غیر مقلدین نے جب اپنے علماء کا عشق و محبت مرزا سے دیکھا اور یہ دیکھا کہ ہمارے علماء اس گوہر نایاب کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ اس کی دعوتیں کرتے ہیں، اس پر فدا ہوتے ہیں، اس کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہیں، مرزا کے ہاتھ دھلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کو اپنے لئے باعث برکت خیال کرتے ہیں۔ اور مرزے کی الٹی سیدھی زندگی کو زاہدانہ زندگی سمجھتے ہیں، بلکہ چار قدم آگے بڑھ کر مرزے پر اہل حدیث لڑکی قربان کرتے ہوئے اس کا نکاح مرزے سے کر دیتے ہیں۔ تو ان کے دل میں بھی اپنے غیر مقلد بھائی کی عظمت اور محبت سرایت کر گئی۔ اور وہ بھی اپنے اس اچھوتے داماد پر مر مٹنے کی لئے تیار ہو گئے۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ جب مرزا قادیانی نے اپنی دجالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کیا تو بہت سے غیر مقلد بزبان حال یہ کہتے ہوئے۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

ایک ہی جست میں مرزا کے پہلو میں جا بیٹھے چنانچہ خواجہ عبدالرحمٰن کشمیری کا والد پہلے غیر مقلد تھا پھر مرزائی ہوا۔ مرزا بشیر لکھتا ہے۔

خواجہ عبدالرحمٰن صاحب متوطن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ کہ ایک دفعہ مجھے نماز میں حضرت مسیح موعود صاحب کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقع ملا اور میں چونکہ

میں احمدی ہونے سے قبل وہابی (اہل حدیث) تھا۔ (سیرۃ المہدی ص ۲۹ ج ۳)

اسی طرح مرزا کا خلیفہ اول حکیم نورالدین بھیروی بھی غیر مقلد تھا۔ چنانچہ مرزا بشیر لکھتا ہے۔

حضرت مسیح نے مولوی نورالدین کو یہ لکھا کہ آپ یہ اعلان فرما دیں کہ میں حنفی المذہب ہوں (حالانکہ آپ جانتے تھے کہ مولوی صاحب عقیدتاً اہل حدیث تھے۔ (سیرۃ المہدی ص ۴۸ ج ۲)

اس عبارت سے دو باتیں معلوم ہوئیں کہ حکیم نورالدین اہل حدیث تھا غیر مقلدیت کے راستے سے دجال قادیان کے قصر دجال تک پہنچا۔ اور مرزا اس کو حنفی المذہب ہونے کا کیوں کہہ رہا ہے؟۔ تا کہ حنفیوں کو جعلی نبوت کے فریبی جال میں پھنسایا جا سکے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا کے پاس کوئی حنفی نہیں پھنسا تھا ورنہ مرزا جو کام نورالدین سے لینا چاہتا تھا اسی سے لے لیتا۔ اسی طرح میاں عبداللہ سنوری بھی غیر مقلدیت سے قصر دجال میں پہنچا تھا۔ چنانچہ مرزا بشیرالدین لکھتا ہے۔

بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ اوائل میں میں سخت غیر مقلد تھا اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا اور حضرت صاحب کی ملاقات کے بعد بھی میں نے یہ طریق مدت تک جاری رکھا۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۶۲ ج ۱)

یہ تو حضرات غیر مقلدین کی مرزا قادیانی پر نوازشیں تھیں جو مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر دی گئیں۔ جبکہ حضرات علمائے دیوبند نے مرزا قادیانی کے خلاف جو محاذ آرائی کی وہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہے۔

یہاں صرف ایک مرد قلندر کا ذکر کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں جس نے غیر مقلدین کے اس غیر مقلد داماد (مرزا قادیانی) کو عدالت میں گھسیٹ کر ذلیل و رسوا کیا اور مرزے کی نیندیں حرام کیں۔ وہ شخصیت قائد اہل سنت والجماعت وکیل صحابہ ﷺ سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتھم العالیہ (خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ

مرقدہ) کے والد بزرگوار، صاحب التصنیف والتحقیق رئیس المناظرین حضرت مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

چنانچہ حضرت قاضی مدظلہم نے اپنے والد محترم کی اس جدو جہد کا تذکرہ فرماتے ہوئے ماہنامہ حق چار یار مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نمبر میں لکھا ہے۔

میرے والد ماجد رئیس المناظرین حضرت مولانا ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر (وفات ۱۷ جولائی ۱۹۴۶ء) نے جب مرزا قادیانی دجال و کذاب کا تقریر و تحریر کے ذریعے رد شروع کیا تو اس نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں والد صاحب کے خلاف سخت توہین آمیز الفاظ لکھے، جس پر والد صاحب نے اس کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا۔

مقدمہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء کو جہلم میں دائر کیا گیا تھا اور پھر ۲۹ جون ۱۹۰۳ء کو ضلع گورداس پور میں منتقل ہو گیا تھا۔ تمام کاروائی کے بعد مجسٹریٹ لالہ آتما رام نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو اپنا مفصل فیصلہ سنایا جس کے آخر میں لکھا کہ۔

''ملزم نمبر ۱ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کو عمر اور حیثیت کا خیال کر کے ہم اس کے ساتھ رعایت برتیں گے۔

ملزم نمبر ۱۔ اس امر میں مشہور ہے وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے مخالفین کے خلاف لکھا کرتا ہے اگر اس کے میلان طبع کو برمحل نہ روکا گیا تو غالباً امن عامہ میں نقص پیدا ہوگا۔'' ۱۸۹۷ء میں کپتان ڈگلس صاحب نے ملزم کو ہجو قسم تحریرات سے باز رہنے کی فرمائش کی تھی۔ پھر ۱۸۹۹ء میں مسٹر ڈولی صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس سے اقرار نامہ لیا کہ ''ہجو قسم نقص امن والے فقروں سے باز رہے گا نظر بر حالات یا ایک معقول تعداد جرمانہ کی ملزم پر ہونی چاہئے۔

اور ملزم نمبر ۲۔ (یعنی حکیم فضل دین) پر اس سے کچھ کم۔ لہٰذا ہوا کہ ملزم نمبر ۱۔ 500/ روپے جرمانہ دے اور ملزم نمبر ۲ 200/ روپے جرمانہ دے ورنہ اول الذکر چھ ماہ اور آخر الذکر پانچ ماہ قید محض میں رہیں۔ حکم سنایا گیا۔'' (دستخط حاکم)

پھر مرزا قادیانی نے اپیل دائر کی جس میں وکیل ایک انگریز تھا اور اس اپیل میں اس کی سزا معاف ہوگئی۔

والد صاحب کے خلاف پیش گوئیاں۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں والد صاحب مرحوم کے خلاف حسب ذیل پیشین گوئیاں شائع کی تھیں۔

(۱) کرم الدین جہلمی مقدمہ فوجداری کی نسبت پیشین گوئی تھی

رب کل شیء خادمک فاحفظنی وانصرنی وارحمنی .

خدا نے مجھے اس مقدمہ سے بری کیا۔

(۲) کرم دین جہلمی کے اس مقدمہ فوجداری سے مجھے بریت دی گئی جو گورداسپور میں دائر تھا۔

(۳) کرم دین کے مقدمہ فوجداری کے لئے گورداسپور گیا تو مجھے الہام ہوا

یسئلونک من شانک ، قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون.

اپنی جماعت کو یہ سنا دیا۔

(۴) ۲۹ جون ۱۹۱۳ء کی رات کے وقت یہ فکر ہو رہی تھی کہ ان مقدمات کرم دین کا کیا انجام ہوگا۔ الہام ہوا۔

ان اللہ مع الذین اتقو والذین ھم محسنون.

نتیجہ یہ ہوا کہ مقدمات کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔

قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی کتنا دجال وکذاب ہے کہ گورداسپور کی اس عدالت سے تو اس کو سزا سنائی گئی۔ جس میں مقدمہ دائر تھا۔ لیکن وہ اس کو بھی اپنی فتح قرار دے رہا ہے۔ حالانکہ بعد میں اس کی یہ سزا اپیل کے ذریعے معاف ہوگئی۔ لیکن سزا تو بہرحال اس کو سنائی گئی۔

جہلم اور گورداس پور کے مذکورہ مقدمات کی تفصیل مع سرکاری ریکارڈ کے حضرت والد مرحوم نے اپنی کتاب تازیانہ عبرت میں شائع کر دی ہے۔ اور اس میں

مرزا قادیانی کے متضاد عقائد واحوال کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن مولوی محمد یعقوب صاحب مہتمم مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی نے شائع کیا ہے۔ ان سے یہ تاریخی دستاویز دستیاب ہو سکتی ہے۔

عدالتی جہاد

ہم عصر علماء میں والد صاحب کو یہ فوقیت اور سابقیت حاصل ہے کہ آپ نے بلاواسطہ مرزا قادیانی کا مقابلہ کیا۔ اس کو سرکاری عدالت میں گھسیٹا۔ قادیانی دجال و کذاب اور سنی مجاہد والد صاحب مرحوم عدالت میں آمنے سامنے کھڑے ہوئے اور حق تعالیٰ کی خصوصی نصرت سے والد صاحب مرحوم کامیاب ہوئے۔ اور قادیانی دجال کو سزا سنائی گئی۔ یہی وہ عدالتی جہاد ہے جس کی قادر مطلق نے مولانا ابوالفضل دبیر کو توفیق عطا فرمائی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

چنانچہ مرزا بشیر احمد سیرۃ المھدی حصہ سوم ص ۱۹۵ اور ص ۱۲۹ اور ۲۹۷ پر یہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لگائے ہوئے ان عدالتی زخموں کو چاٹتا نظر آتا ہے۔